SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, November 12, 1998

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at Five minutes to 6 O'Clock in the evening with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رب المشرقین ورب المغربین O فبا ی الا ء ربکما تکذبٰن O
مرج البحرین یلتقیٰن O بینھما برزخ لا یبغیٰن O فبای الاء
ربکما تکذبٰن O یخرج منھما اللو لو والمرجان O فبای الاء ربکما
تکذبٰن O

ترجمہ: وہی دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا مالک (ہے) Oتو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ O اسی نے دو دریا رواں کئے جو آپس میں ملتے ہیں O دونوں میں ایک آڑ ہے کہ (اس سے) تجاوز نہیں کرسکتے Oتو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ O دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں Oتو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ O۔

QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Chairman: Question hour. Again I have received a request from the Education Ministry requesting that the reply could not be finalized and received from the quarter concerned. It is, therefore, requested that questions No. 112, 113, 114, 116 and 118 pertaining to the Ministry of Education may kindly be deferred.

میاں صاحب یہ درخواست آئی ہے کہ Education Ministry کے پانچ سوالات defer کئے جائیں۔ پہلے تو یہ بتائیں کہ Education Minister صاحب کدھر ہیں؟

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جی وہ اسلام آباد سے باہر ہیں۔

جناب چیئرمین: انہیں پتا نہیں کہ سینٹ کا اجلاس چل رہا ہے۔

Does he not know that the session is on and that his presence is required here.

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب انہیں کچھ کام تھا۔

Mr. Chairman: This is not acceptable Mian Sahib.

میں نے آپ سے پہلے بھی کہا ہے please inform the Prime Minister that they are showing no respect to the House. یہ کیسے چلے گا۔ انہوں نے مذاق بنایا ہوا ہے۔ جس کی مرضی ہوتی ہے وہ آجاتا ہے۔ جس کی مرضی نہیں ہوتی وہ نہیں آتا۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: میں جناب وزیر اعظم صاحب سے استدعا کروں گا کہ وہ سارے وزراء صاحبان سے درخواست کریں کہ وہ ہاؤس میں تشریف لائیں۔

جناب چیئرمین: یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہاؤس کو اولیت دیں بعد میں باقی کام ہوتے ہیں۔ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے کوئی نہیں آسکتا تو then he should first inform you and has simultaneous arrangement ۔ یہ تو طریقہ ٹھیک نہیں ہے کہ جی عین وقت پہ کہہ دیں کہ جی میں نہیں آسکتا۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب مجھے آپ کے ارشادات کا بڑا احترام ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں یہ میرے ارشادات نہیں یہ ہاؤس کی requirement ہے، یہ Parliamentary system کی requirement ہے۔ مجھے یاد ہے کہ چند سال پہلے کوالالمپور میں Heads of Government کی میٹنگ ہو رہی تھی and this was told to me by Sahibzada Yaqub Khan کہ مجھے ان کا وزیر خارجہ ملا۔ اس نے کہا کہ جی I have to go back tomorrow انہوں نے کہا کہ جی کیا بات ہے۔ کانفرنس تو ابھی کچھ دن چلے گی۔ اس نے کہا کہ جی میرا question ہے in the House of Commons so I have to go تو یہ روایات ہوتی ہیں۔ یہ تو نہیں کہ جی جب دل چاہا کہ جی میں نہیں ہوں۔ تو کس طرح چلے گا یہ کام۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جی میں کوشش کروں گا کہ جی ہمارے وزیر صاحب یہاں موجود رہا کریں۔

جناب چیئرمین: جی This is wrong غلط بات ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: جناب یہ آپ نے پورے ہاؤس کی ترجمانی کی ہے۔ یہ حقیقت ہے جی جس طرح سے آپ نے فرمایا ہم سب اس کی تائید کرتے ہیں تمام سینیٹر صاحبان، حکومت والے ممکن ہے نہ کریں ہم تو ضرور کریں گے اس لئے کہ آپ نے اس ایوان کو عزت اور وقار دیا اور آپ ویسے بھی اس کے custodian ہیں۔

جناب یہ سوالات کافی دن پہلے دیے جاتے ہیں اور پھر education تو سب سے important ہے۔ سارا ملک اس تعلیم کی وجہ سے suffer کر رہا ہے۔ ہمارے ہاں تعلیم برائے نام ہو کے رہ گئی ہے اور جو سرکاری ادارے ہیں آپ حیران ہونگے خدا جانتا ہے کہ دل دکھتا ہے کہ یہ کیا پیداوار ہے۔

جناب چیئرمین: بہرحال یہ غلط روایت ہے۔

ڈاکٹر عبد الحئی بلوچ: ہم آپ سے اتفاق کرتے ہیں۔ آپ ان کو پابند کریں۔

Mr. Chairman: Please convey this message to the honourable Minister for Education that we do not want to repeat this in future.

مخدوم محمد جاوید ہاشمی: جناب والا! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ یہ آپ نے

جو فرمایا ہے۔ اس کا احساس بھی ہمیں ہے اورہم سب جب بھی Question Hour ہو ہم سارے کام چھوڑ کے حاضر ہوتے ہیں۔

مجھے ایک problem آ رہا ہے۔ کل دس سوالات ہیں health کے بارے میں جو سارے کے سارے جوابات آ چکے ہیں۔ مگر ان کے اندر اتنی چھوٹی چھوٹی details مانگی ہیں کہ اس میں کوئی دو دو ہزار صفحے کے بالکل بے وقعت قسم کی چیزیں بھی مانگ لی گئی ہیں۔ اب اس کا پورا ریکارڈ ہے تین کاپیاں اٹھا کے لے آئیں ہیں بہت بڑی بڑی۔ ان کو میرے آفس میں رکھنے کی جگہ نہیں ہے۔ یہاں پہ سیکریٹریٹ والوں نے کہا کہ جب تک ان کی پانچ کاپیاں نہیں ہونگی ہم اس کو آپ کا reply تسلیم نہیں کرتے۔ اب اس پہ انہوں نے کل لکھ دینا ہے کہ reply has not been received۔

جناب آپ مہربانی کرکے ، اس میں جواب موجود ہیں' کاپیاں تین موجود ہیں اب اس کو double کرکے پھر پریس میں ایک لمبا خرچہ آئیگا۔ تو میں نہیں چاہتا کہ میری ایسی کوئی بات ریکارڈ پہ آئے' میری وزارت کی طرف سے کہ no reply ہے۔

جناب چیئرمین : میں discuss کر کے پھر کچھ کرتا ہوں۔ سوال نمبر 115 عبدالحئی بلوچ صاحب۔ اس کا مطلب ہے 112, 113,114 are to be deferred because of the negligence of the Minister.

Mr. Aftab Ahmad Sheikh : Total questions are 11.

پانچ defer کر دیجئے۔

میاں رضا ربانی : نہیں نہیں 119 جو ہے Law Ministry کا اس میں بھی جواب نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : نہیں وہ تو اور وجہ ہے لیکن یہ Minister for Education تو کہتے ہیں کہ جی میں تو آ نہیں سکتا۔ جیسے کہ اس ہاؤس میں ان کے ملازم بیٹھے ہوئے ہیں کہ نہیں آسکتا تو نہیں آ سکتا۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی : انہوں نے کوئی explanation دیا ہے کہ کیوں نہیں آ سکتے ۔ وہ سندھ اسمبلی کا دروازہ اور لائٹیں بند کر رہے ہیں ۔

Mr. Chairman : Since the reply of both questions pertaining to this Ministry required collection and compilation of lengthy material which is taking time, therefore, the reply of the questions could not be finalized.

یعنی ہزاروں ملازم ہوں گے جو سوالات کے جوابات اکٹھے نہیں کر سکتے۔In this age 1998 میں ان کے پاس سوالات کے جوابات نہیں آسکتے۔ یعنی یہ چیزیں انگلیوں پر ہونگی، پھر ٹیلیفون ہے، فیکس ہے، مشینیں ہیں

and more than this what I am objecting to is the absence of the Education Minister. 115 Dr. Abdul Hayee Baloch Sahib.

115. **Dr. Abdul Hayee Baloch**: Will the Minister for Communication be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to link village Kajla, Tehsil Oghi, District Mansehra with Darband Digital Telephone Exchange ?

Raja Nidir Pervaiz Khan: At present, there is no proposal under consideration to link village Kajla Tehsil Oghi district Mansehra with Darband Digital Exchange.

Mr. Chairman: Supplementary question? Please Raza Sahib order in the House.

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ : جناب چیئرمین! میری وزیر موصوف سے یہ گزارش ہوگی ، اگر اس پر غور فرمائیں کہ یہ ویلیج جہاں سے یہ Digital Exchange سے لائن مانگ رہے ہیں، آج کے اس جدید دور میں ٹیلیفون بہت اہم ہو گیا ہے۔ کیمونیکشن کی بہت زیادہ اہمیت ہے ۔ میں تو یہی گزارش کروں گا کہ اگر تجویز زیر غور نہیں ہے تو اس معزز ایوان میں یہ سوال اس لئے اٹھایا کہ اس کے اوپر یہ غور فرمائیں گے کہ کہیں نہ کہیں کسی طریقے سے یہ ایک اہم ضرورت ہے، قومی ضرورت ہے۔ آج کل کی دنیا میں ٹیلیفون کی بہت بڑی ضرورت ہے جبکہ دالبدین میں Digital Exchange ہے تو اس ویلیج کے لئے بھی وزیر موصوف غور فرمائیں گے۔ کوئی راستہ نکالیں گے۔

یہ ان کی مہربانی ہو گی۔

Mr. Chairman: Minister for Communication.

راجہ نادر پرویز خان، جناب! اس گاؤں کی آبادی تقریباً تین ہزار لوگوں پر مشتمل ہے اور یہاں سے ابھی کوئی ڈیمانڈ نہیں آئی کہ ان کو کوئی ٹیلیفون چاہیئے۔ اس کا فاصلہ بھی چھ کلومیٹر ہے دربند سے جہاں کہ ابھی Digital Exchange لگائی گئی ہے۔ تقریباً چار سو لائنوں کی۔ بلوچ صاحب نے صحیح کہا کہ یہ ضرورت ہے کمیونیکیشن سسٹم میں ان لوگوں کو لانے کے لئے۔ تین ہزار میں سے اگر سو کے قریب یا پچاس کے قریب بھی ڈیمانڈ آجاتی ہے تو ان کو میں یقین دلاتا ہوں کہ کوئی نہ کوئی طریقہ کار نکالیں گے حالانکہ جو feasibility میں ہے اس کا فاصلہ پانچ کلومیٹر ہے۔ کیونکہ یہ چھ کلومیٹر ہے تو اس کا لوگوں کو شیئر کرنا پڑے گا اور جتنی زیادہ ڈیمانڈ ہوگی اتنا شیئر کم ہوگا۔ اس کا ایک یہ حل ہے۔ دوسرا حل یہ ہے کہ اگر نزدیک کہیں اور Digital Exchange ہے تو جو ایم این اے ہمارے اس علاقے کے ہیں اگر وہ ہمیں ضرورت بھیجتے ہیں تو اس فنانشل سال میں ہم لا سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین، جی میجر مختار صاحب۔

Maj. (Retd.) Mukhtar Ahmed Khan: First, I would like to address you on this issue, in the past session also, in the Question Hour a number of times when we had asked questions for supplementaries, Minister Sahib said that I will look into it. Look into it, alright. But we don't receive its reply. By some means we should know what was the result of that? Like, last time, I had asked about a digital exchange in the Galyat, so far, I don't know what has happened about it? So, could the Minister look into this and tell us. I asked him about the Changla Gali Exchange and so far, I don't know what has happened. So, what is the purpose in my asking a supplementary question?

Mr. . Chairman: Then what do you suggest?

Maj. (Retd.) Mukhtar Ahmed Khan: Sir, I suggest that, for

instance, today when we asked him a question and he does not know. Suppose if he does not know so when he goes back, he should ask his department to give this reply. So, when he comes either he tells us that the last time this was asked and this is the reply or he should bring in writing to us that you had asked this question and this is the reply.

Mr. Chairman: Minister for Communications.

Raja Nadir Pervaiz: Sir, I will just try to satisfy the honourable member sitting on that side. The first thing is that we have specific criteria for every digital exchange except PCO.

رولر ایریا کی بات کر رہا ہوں۔ اس criteria میں جو لوگ نہیں فٹ ہوتے، ہم ان کو ٹیلیفون نہیں دے سکتے۔ ہماری کوشش ہے کہ زیادہ سے زیادہ Digital Exchange لگائی جائیں۔ ایک ڈیجیٹیل جس کی تین سو لائینیں ہیں وہ بھی تقریباً دو کروڑ روپے کی بنتی ہے۔ جب Digital Exchange اس علاقے میں لگ جاتی ہے پچاس یا ساٹھ سے زیادہ ہمیں درخواستیں نہیں آتیں۔ رزلٹ یہ ہے This company Pak Telecommunication has to undergo a loss. It takes a longer period when their revenue is collected. میری گزارش ہے کہ جہاں genuine درخواستیں ہیں، ابھی میں نے ایک حل بتایا تھا جئی بلوچ صاحب کو کہ اس کے دو حل ہیں کہ ایک زیادہ درخواستیں آئیں، تو ہم اس کو تقسیم کر دیں گے۔ اس پر خرچہ کم آئے گا اگر ایک یا دو درخواستیں آئیں گی تو وہ ایک کلومیٹر کی لائن جو lay کرتے ہیں پی ٹی سی ایل والے that cost will go up زیادہ آئیں گے تو the cost will come down اسی نزدیک ایریا میں کوئی feasibility ہے جہاں پر Digital Exchange لگ سکتا ہے تو اس کو I will look into it and will try to give them digital exchange in that area تاکہ یہ گاؤں جو تین ہزار کی آبادی پر مشتمل ہے اس کو cover کیا جاسکے - These are the only two answers available Sir اس کے علاوہ جیسا کہ انہوں نے کہا کہ میں نے پچھلی دفعہ سوال کیا تھا۔ اگر جواب صحیح نہیں ہے تو مجھے بتائیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم ہمیشہ صحیح جواب دیتے ہیں، آئندہ بھی دیں گے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں ، وہ فرماتے ہیں جس طرح انہوں نے گلیات کے متعلق سوال پوچھا تو غالباً آپ نے پچھلی دفعہ کہا ہوگا کہ .I will look into it وہ کہتے ہیں مجھے پتہ نہیں ہے کہ اس کے بعد کیا ہوا ۔ تو آپ کا اگر کوئی سٹاف کا کوئی آدمی ہو ، He should then note it down اور ان کو بتا دیا کرے کہ جی اس پر یہ کارروائی ہوئی ہے ۔

راجہ نادر پرویز خان۔ ہمارا یہاں آدمی ہے ۔ جو اس کو نوٹ کر رہا ہوتا ہے۔and I will note it myself also and will try to contact the honourable members.

جناب چیئرمین۔ میرا خیال ہے It is only fair کہ جو ممبر سوال پوچھے اگر کوئی اطلاع دینی ہے تو آپ کے سٹاف کا آدمی یہاں موجود ہونا چاہیئے ۔ In fact روایت یہ ہوتی ہے کہ The Secretary of the Department should be here when you are answering the question.

دیکھیں ، سیکریٹری جو منسٹری کا ہوتا ہے He is incharge منسٹر کو تو اتنا وقت نہیں ہوتا He should be noting down اگر secretary صاحب بہت بڑے افسر ہیں تو پھر ایڈیشنل سیکریٹری آ جائے ۔ یہاں پر بیٹھا ہونا چاہیئے جب منسٹر جواب دے رہا ہو یا منسٹر کا کوئی کام ہو

a very senior officer should be present in the galleries. He should be noting down what the members require. He should then be doing all this and not bothering you about it.

جی بھنڈر صاحب ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ میں جناب یہ عرض کرنا چاہتا ہوں سارے ایوان اور سارے وزراء صاحبان کی اطلاع کے لئے کہ روایت یہ رہی ہے کہ سیکریٹری خواہ کتنا ہی importantہو ، اگر چیف سیکریٹری کے پاس وہ پورٹ فولیو ہے تو وہ بھی وہاں گیلری میں موجود ہوتا تھا اور وہ اپنی نکتہ چینی سنتا تھا۔ ان کو معلوم ہوتا تھا کہ ہماری کہاں کہاں کمزوریاں یا کوتاہیاں ہیں۔ لیکن جناب والا! فاضل وزراء کو بھی شاید بریف کرنے کے لئے سیکریٹری صاحبان نہیں آتے ۔ آپ کے وقت میں بھی نہیں آتے تھے اور اب بھی نہیں آتے۔ جناب والا سیکریٹری صاحبان کوئی super

نہیں ہیں human ۔ وہ ان سے اور اس ایوان سے بڑے نہیں ہیں ۔ سیکریٹری صاحبان کو یہاں موجود ہونا چاہئیے ۔ اور اس لئے نہیں جناب! کہ یہ اپنے محکمے پر حاوی ہیں ' حاوی ہیں ان کو سب معلوم ہے لیکن جناب والا! جو کام روزمرہ چلاتے ہیں ان کو یہ نکتہ چینی معلوم ہونا چاہیے۔ ہم ان کے لئے باتیں کرتے ہیں ۔ انہوں نے محکمہ چلانا ہوتا ہے' ان کے لئے ساری معلومات مہیا کی جاتی ہے اور ان کو اپنی کارکردگی کا احساس ہونا چاہئیے اور معلوم ہونا چاہئیے یہی question hour کا مطلب ہے۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی ۔ قطب الدین صاحب۔

Khawaja Kutabuddin: Every time we have been saying that they should be present here, they should come and I think time and again you have not only requested but you have also reprimanded them. Is there any way through which we can bound the Secretaries? Is there any way?

Mr. Chairman: Let's see

آج کے بعد کیا ہوتا ہے نہیں تو پھر سختی کرنی پڑے گی۔

میجر (ریٹائرڈ) مختار احمد خان ۔ اچھا جناب میں نے ان کو یہ عرض کیا تھا کہ چھانگہ گلی میں Exchange دیا گیا تھا ۔ digital exchange where local exchange has been replaced with the digital exchange لیکن پوسٹ آفس اور یہ ٹیلیفون والوں کا کوئی اس زمین پر جھگڑا ہے۔

so the connections have not been given so far. So I request him that he should sort out this matter and they should give connections from the digital exchange.

جناب چیئرمین۔ جی Exchange ہے ادھر؟

میجر (ریٹائرڈ) مختار احمد خان ۔ جی ہاں وہاں پڑا ہوا ہے ۔ but connections are not there

جناب چیئرمین۔ دیکھیں کتنا آسان معاملہ ہے Exchange ہے کنکشن نہیں آ رہا ۔ جی

جناب صفدر عباسی صاحب۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی ۔ جناب میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ جو گاؤں کو Digital Exchange سے کنکشن دیتے ہیں تو کیا اس کا کوئی set criterion ہے؟ وہ چاروں صوبوں میں کیا ایک ہے یا علیحدہ علیحدہ ہے جیسے بجلی کا ہوتا ہے ۔ بلوچستان میں ذرا مختلف ہے ۔ آیا آپ کا criterion مختلف صوبوں کے لئے ایک ہے اور خصوصاً سندھ کے بارے میں کیا ہے؟

Raja Nadir Pervaiz Khan: Far flung areas وہاں ہم criterion relax کرتے ہیں ۔ normally in Sindh and Punjab the criterion is 5 kilometers for the digital exchange depending on the feasibility and the requirement of the people اگر ہماری 300 کی line ہو، تو کم از کم ہمیں 150 demand note مل جائیں T&T والوں کو تو ہم وہاں اس سال میں we include that area اور ہم for the Annual Development Programme کرتے ہیں۔ ہمارے پاس ابھی تک digital exchange, total about 85% in Pakistan ہم نے سارا area digital کر دیا ہے، 15% ابھی رہتا ہے جہاں پر پرانی exchanges لگی ہیں، ہم کوشش کر رہے ہیں، اس لئے اس pilferage کو کم کرنے کے لئے we are going to make it انشاء اللہ very soon, 100% digital area سب area cover کر جائیں گے۔ یہ 15% بھی cover کر جائیں گے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ جی جناب جاوید اقبال عباسی صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب میرا supplementary سوال یہ ہے کہ یہ جو چھانگہ گلی پر بات چلی ہے۔ چھانگہ گلی میں اصل میں ایک کمرہ ہے جو post office والوں کا تھا ۔ اسی جگہ پر انہوں نے exchange بھی لگا دی ہے اور اس وقت جو problem ہے جو صحیح جگہ ہے وہ district council کی ہے۔ میں Minister صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ آیا وہ جگہ acquire کی ہے یا نہیں۔ وہ بھی district council والوں نے جو دیوار ٹیلیفون والوں نے بنائی ہے، وہ گرا دی ہے۔ اس کے بارے میں معلومات کیا ہیں؟

راجہ نادر پرویز خان ۔ Sir, basically post office بھی ہمارا department ہے

comes under us so, the T&T. I do not exactly know what is the position of the

case ان کی district council کی بھی جو زمین ہے اس کے ساتھ ہے۔

I can check it up and come back with the fresh answer.

جناب چیئرمین۔ جی فرمائیے جناب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین صاحب! وزیر موصوف سے ضمنی سوال ہے کہ digital exchange system بڑا اچھا system ہے۔ ہمارا بلوچستان میں خاص طور پر جناب والا! جیسے مکران ڈویژن ہے، بلیدا ہے، پنجگور ہے، اس کے آس پاس یہ آپ کا محکمہ ہے یعنی بڑے بڑے town ہیں، ابھی ہمارے ہاں پرانا system کام کر رہا ہے، یہ ناکارہ ہو چکا ہے، کبھی کام دیتا ہے کبھی کام نہیں دیتا ہے۔ اکثر ہمارے لوگ بے چارے خاص طور پر مکران Division کے۔ اب میں جناب آپ کو خضدار کا بتاؤں کہ فیروز آباد خضدار کے قریب ہے۔ وہاں پر ان کو یہ سہولت نہیں دی جا رہی ہے۔ میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ ہمارے بہت سے لوگ جو بے چارے Middle East میں ہیں، جو ادھر ملازمت کرتے ہیں، نوکری کرتے ہیں یا جا کے مزدوری کرتے ہیں، ان کو اکثر اپنے گھروں سے خیر خیریت معلوم کرنے کے لئے فون کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ ہمارے پاس یہ سہولتیں نہیں ہیں - میں جناب سے یہ گزارش کروں گا یا ان سے سوال کروں گا کہ آپ بلوچستان کو بھی اس طرح consider کریں خاص طور پر مکران ڈویژن کو، قلات ڈویژن کو، وزیر آباد ڈویژن ہے، لورا لائی ڈویژن ہے۔ سوائے کوئٹہ شہر کے جو far flung areas ہیں، سبی ڈویژن ہے، ہمیں سہولتیں نہیں ہیں۔ جناب! اس طرف بھی، ہماری طرف توجہ فرمائیں گے کہ یہ digital exchange وہاں بھی لگیں۔ جناب! یہ ساری سہولت رہ گئی PCO نہ ہونے کی وجہ سے، ہماری طرف بھی توجہ فرمائیں گے کہ ہماری مشکلات کم ہوں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب Minister for Communication۔

راجہ نادر پرویز خان۔ جناب! میں نے پہلے عرض کیا کہ 85% ہم سارے پاکستان میں digital exchanges لگا چکے ہیں، digital system لگا رہے ہیں، 15% رہتا ہے - میں بلوچ صاحب سے یہ ضرور عرض کروں گا کہ ان areas میں جہاں ہم digital exchange نہیں لگا سکتے وہاں ہم کوشش کرتے ہیں کہ VHF PCO دیا جائے، VHF system لے آئیں اور وہ single

اب جو VHF system لا رہے ہیں وہ double line کا ہو گا ۔ اس سے بہت زیادہ area cover ہو سکتا ہے اور زیادہ لوگوں کو سہولت ہو سکتی ہے ۔ ہماری کوشش ہے کہ جو 15% including the Balochistan area ہم چاہتے ہیں وہ جتنی جلدی ہو سکے ہم اس system کو totally digital کر دیں۔ یہ ہمارے اپنے فائدے میں بھی ہے PTCL کے فائدے میں ہے تاکہ جو ہماری pilferage ہیں' losses ہیں' جو چوری ہوتی ہے اس میں کمی کی جا سکے اور ان کے علاقے میں جیسے یہ کہتے ہیں کہ کوئی ان کا area ہے۔ جہاں ہم VHF دے سکتے ہیں یا جہاں Digital لگ سکتا ہے' میں ان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اگر وہ area feasible ہے تو ہم انشاء اللہ ان کو Annual Development Programme میں ضرور include کریں گے۔

جناب چیئرمین۔ جی زاہد خان صاحب۔ اس کے بعد جی' زاہد خان صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب آپ کا شکریہ۔

جناب محمد زاہد خان۔ جناب honourable Minister صاحب سے supplementary کہ اس سلسلے میں 98-1997 کے ADP پر ابھی تک کام نہیں ہوا تو اس کی وجہ کیا ہے اور کب تک اس پر کام ہو گا کیونکہ اس پر چھ exchange میرے اپنے حلقے میں مندوخیل کے feasibility سب چیز بن چکی ہے لیکن اس پر ابھی تک کوئی کام شروع نہیں ہوا بلکہ Development year بھی ختم ہوا تو وجہ کیا ہے delay کی؟ کیا آپ کے پاس funds نہیں یا کوئی اور وجہ ہے جس کی وجہ سے delay ہو رہا ہے اور کب تک ہو گا؟

جناب چیئرمین۔ جی جناب Minister for Communications ۔

راجہ نادر پرویز خان۔ جناب ہماری کوشش ہوتی ہے کہ تقریباً thousand to بارہ سو exchanges لگائیں in a year ' ہمارا جو backlog ہے that is about تین سو exchanges ہیں جو ابھی تک on going ہیں' جو ابھی complete نہیں ہو سکیں۔ ان کی reasons ہیں one is the equipment sir, one is the funds ہماری کوشش ہے کہ وہ تین سو exchanges بھی اس سال پوری ہوں ۔ ہم نے جو نیا plan بنایا ہے اس میں maximum کیونکہ sir this thing goes on ابھی جو اسی سال شروع کریں گے وہ 99 اور year 2000 میں بھی کچھ چلی جائیں گی۔ اس لئے اس backlog کو clear کرتے کرتے ہمارا پروگرام جو ایک سال کا ہے وہ دوسرے سال میں

بھی چلا جاتا ہے۔ اس کی basic وجوہات میں ایک equipment کی کمی ہے دوسری funds کی کمی ہے۔

جناب چیئرمین ۔ جی اکرم شاہ صاحب ۔

جناب اکرم شاہ خان ۔ جناب چیئرمین صاحب ! آپ کے توسط سے میں وزیر موصوف کی خدمت میں گزارش کروں گا ۔ گزشتہ ایک دو سال میں ہماری طرف کافی digital exchanges لگے ہیں جن میں ایک پرابلم ہے اور وہ یہ ہے کہ وہاں پر بلڈنگز بنتی ہیں اور بڑی قیمتی بنتی ہیں اور ان میں وہ آلات وغیرہ لگتے ہیں اور مشینری بھی نصب ہوتی ہے ۔ وہاں پر آفیسر صاحبان نے ہم سے یہ کہا ہے کہ جو لائن بچھائی جاتی ہے وہ criteria وغیرہ یا پاپولیشن یا گنجان علاقوں کو مد نظر رکھ کر بچھائی جاتی ہے ۔ اب جہاں پر وہ exchange بنتی ہے ، ہمارے علاقے میں چونکہ گاؤں کے فاصلے دور دراز ہیں تو بلڈنگز بھی بنتی ہیں ، قیمتی بلڈنگز ہوتی ہیں، ان میں قیمتی آلات ہوتے ہیں لیکن لائن جو بچھاتے ہیں وہ بڑی محدود چار یا چھ کلو میٹر ہوتی ہے۔ اس میں بہت کم آبادی cover ہوتی ہے ۔ یہ بار بار وہاں پر ہمارے لئے مشکل پیش آتی ہے، جیسے، شاہ رگ ،زیارت ، وہاں پر نئے digital exchange بنے ہیں لیکن وہ گاؤں ذرا فاصلے پر ہیں ۔ میرے خیال میں وہ کیبل اتنی زیادہ قیمتی بھی نہیں ہے ان بلڈنگز اور آلات کی نسبت اور مشینری وغیرہ کی نسبت۔

میری وزیر صاحب کی خدمت میں آپ کے توسط سے گزارش ہے کہ وہ ہمارے علاقے میں کیبل کا ذرا زیادہ کوٹہ دیں ۔ اگر پنجاب میں یا کسی اور صوبے میں exchange کے لئے پانچ یا چھ کلو میٹر ہے تو ہمارے ہاں اس کو دس یا بارہ کلو میٹر کر دیا جائے تو اس سے بہت زیادہ علاقہ cover ہو سکتا ہے۔ دوسری گزارش جناب میری یہ تھی کہ وہ VHF جو پہلے ہمیں ملتے تھے، جو آخری سال ہمیں VHF دیئے گئے ، ٹاور وغیرہ لگے ہوئے ہیں لیکن ابھی تک مشینری نہیں ہے، لوگ آ کر ہمیشہ پوچھتے رہتے ہیں کہ جی اس کا کچھ بنے گا کہ نہیں بنے گا۔ میری یہ وزیر صاحب سے گزارش تھی۔

جناب چیئرمین ۔ جی منسٹر فار کمیونیکیشن۔

راجہ نادر پرویز خان۔ جناب جو دور دراز علاقوں میں digital exchange ہیں ،اور جو

ہمارے دیہات میں ہیں ان کے لئے ہم criteria relax کرنے کے لئے تیار ہیں subject to
demand. ڈیمانڈ ہو ، کم از کم پچاس یا سو ہوں تو پھر ہم اس کو accommodate کریں گے ۔
ایک ۔دوسرا میرے بھائی نے سوال کیا تھا کہ جی جو ٹاورز کھڑے ہیں وہ سارے پاکستان میں تقریباً
چار سو ٹاورز ہیں جو پچھلے کئی سالوں میں لگائے گئے ۔ ٹاورز کھڑے ہیں لیکن equipment نہیں
ہے ۔ اگر ٹاورز کے ساتھ equipment ہے تو وہاں بجلی کا connection نہیں ہے ۔ تو یہ چیزیں
پرابلمز ہیں ۔ ہمارے پاس چار سو ٹاورز ہیں ۔میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں جناب we have
taken this problem at hand. ان چار سو ٹاورز کو لگا کر ہم ان کو چلائیں گے ، کمرشل کریں
گے اور جن علاقوں میں digital exchange آ گئی ہے، وہ ٹاورز وہاں سے کسی اور جگہ پر شفٹ
کریں گے جہاں پر ٹیلی فون کا connection نہیں ہے۔

جناب چیئرمین ۔ شکریہ جی ۔جی جناب قطب الدین صاحب۔

خواجہ قطب الدین ۔ جناب والا! میں یہ question پوچھنا چاہ رہا تھا honourable
Minister سے کہ

I was very pleasantly surprised when I rang up the enquiry here in Islamabad, when I was connected to that which was computerised. I would like to know whether this system has been installed in every major city, and

2. We have very voluminous telephone Directories. I know it is not relevant to this question but still if the honourable Minister whould like to answer, we have very voluminous telephone directories. Would it be possible for the Ministry to put these directories on CD ROM so that in this age of computerisation, we can just put in the disk and install it.

راجہ نادر پرویز خان۔ جناب چیئرمین! he is absolutely right ہماری یہ کوشش ہے
کہ آئندہ ایسا سسٹم بنایا جائے کہ ٹیلی فون ڈائریکٹری کی ضرورت ہی نہ پڑے ۔آپ 17 کو رنگ
کریں It should be totally Computerised and وہ 17 آپ کو اس information کے متعلق
صحیح جواب دے سکے ۔جیسا انہوں نے CD ROM کا کہا جناب this is the latest equipment

ہمارے پاس ابھی یہ سسٹم رائج نہیں ہوا جناب being run in the most advanced countries. لیکن میں تو یہاں We are not that advanced as far as this technology is concerned... تک کہہ رہا ہوں کہ جو ہم پانچ لاکھ directories print کر رہے ہیں and millions and millions of foreign exchange and money we are spending on that. تاکہ اس سے بھی ہماری جان چھوٹ جائے۔ آپ 17 اٹھائیں It should be totally computerised. جو انفارمیشن چاہتے ہیں، جیسے foreign modern countries میں ہے، وہ انفارمیشن ہم ان کو دینے کو تیار ہیں We are trying - کہ یہ جو پانچ لاکھ directories ہم تیار کرتے ہیں اور کروڑ ہا روپیہ ہم اس پر خرچ کرتے ہیں اس سے بھی ہماری خلاصی ہو سکے۔

جناب چیئرمین - شکریہ جناب - جی جناب شیخ رفیق صاحب۔

جناب رفیق احمد شیخ - فاضل وزیر شاید سمجھتے ہیں کہ لوگ ٹیلی فون ڈائریکٹری سے صرف ٹیلی فون نمبر ہی دیکھتے ہیں ۔میں تو جب بھی کسی دوست کو خط لکھنا چاہتا ہوں، میں نے سب ڈائریکٹریاں رکھی ہوئی ہیں پاکستان کی کہ اس کا صحیح نام کیا ہے، اس کا صحیح ایڈریس کیا ہے، ٹیلی فون ڈائریکٹری اٹھاتا ہوں اور یہ غلطی نہیں کرتا کہ رفیق احمد کی بجائے محمد رفیق، اور فرین روڈ کی بجائے فیئر روڈ نہیں لکھتا، وہاں ٹیلی فون ڈائریکٹری ہوتی ہے اس سے نام دیکھتا ہوں ۔ تو اس لئے یہ بڑے کام کی چیز ہے۔ ٹیلی فون ڈائریکٹری کوئی بے کار چیز نہیں ہے چونکہ انہیں ان چیزوں کی ضرورت ہی نہیں پڑتی، ان کا سیکریٹری ہر جگہ خط لکھ دیتا ہے، ٹیلی گرام بھیج دیتا ہے - they don't have that difficulty which has every citizen جس کا ہم لوگوں سے تعلق ہے، اس کو پڑتا ہے اور پھر اس سے ایک عوامی رابطہ بھی ہوتا ہے اور ٹیلی فون ڈائریکٹری کی، اس سے زیادہ کسی اور کو ضرورت ہی نہیں ہوتی، جتنی سیاسی لوگوں کو ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین- چونکہ سارے ووٹرز بھی تو ہوتے ہیں۔

راجہ نادر پرویز خان- جناب! کیا سیاسی لوگوں کی الگ ڈائریکٹری بنا دی جائے۔

جناب رفیق احمد شیخ- وہ بھی کرتے ہیں اور پرانی بھی سنبھال کر رکھی ہوئی ہے۔

راجہ نادر پرویز خان - جناب والا! Sheikh Sahib. Sir, it is a good piont میری گزارش تھی کہ اگر آپ ڈائریکٹری کا volume دیکھیں۔ جناب! یہ روز بروز بڑھتا جائے گا۔ naturally

ہم اس سسٹم because of the increase in the population ہم اس کو کم کرنا چاہتے ہیں ۔ کو کنٹرول کرنا چاہتے ہیں we want to bring modern system اور ہم اب جو ڈائریکٹریز دیتے ہیں that is about 5 lac اور alternate ایک سال چھوڑ کر ہم دوسرے سال ڈائریکٹری دے رہے ہیں it is time consuming and it is money consuming also اور اگر ہمارے پاس ایسا سسٹم آجائے،جس میں ہم ڈائریکٹری کم پرنٹ کریں اور انہی لوگوں کو دیں جن کو ضرورت ہے۔

and those people who want to get the information, complete information from 17and about the addresses also, that would also be taking care of .

جناب چیئرمین۔ جی خدائے نور صاحب ۔

جناب خدائے نور ۔ جناب والا! میں وزیر صاحب سے یہ گزارش کروں گا بلکہ یہ عرض بھی کروں گا کہ یہ سوال جیسے ہمارے اکرم شاہ صاحب نے کہا اور آپ نے کہا کہ ۴۰۰ کھمبے لگے ہوئے ہیں اور ان کو ہم جلد از جلد مکمل کریں گے۔ پچھلے ایک سال سے ہم یہی سنتے چلے آ رہے ہیں بلکہ ہمیں تو یہاں تک کہا گیا ہے کہ ہمارے پاس وہ آلات ہی نہیں ہیں تو لہذا ان کھمبوں پر آپ اپنے جھنڈے لگائیں ۔ اسی فلور پر کہا ۔ آپ پارٹی والے اپنے جھنڈے لگائیں ۔ میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ آیا آپ نے وہ آلات منگوائے ہیں اور اگر منگوائے ہیں تو کیا وہ پہنچے ہیں؟ اگر وہ نہیں پہنچے تو وہ کب تک پہنچیں گے؟ اور دوسری بات یہ ہے کہ پہلے سینیٹروں کے لئے، یعنی ان کے لئے پانچ کھمبوں کی اجازت ہوا کرتی تھی لیکن جب ۹۷ سے ہم آئے ہیں یا نئے سینیٹر صاحبان آئے ہیں ۔ اس وقت سے یہ بند ہے تو آیا کیا آپ ہمیں پھر پانچ کھمبوں کی اجازت دیں گے؟ کیا آپ پانچ فارم دیں گے جس طرح پہلے دیا کرتے تھے ۔ اب بھی دیں گے یا آپ پہلے پرانے والوں کو مکمل کریں گے۔

جناب چیئرمین۔ وزیر برائے مواصلات۔

راجہ نادر پرویز خان۔ جناب! صرف پرانے جو تقریباً ۴۴۰ کے قریب ہمارے کھمبے لگے ہوئے ہیں۔ ان کو مکمل بھی کریں بلکہ میری information یہ ہے کہ جو ہم نے investigation کی ہے ۔لوگوں کی حویلیوں میں، لوگوں کی ذاتی جائیدادوں میں، لوگوں کے ذاتی استعمال کے لئے جناب یہ استعمال کیئے جا رہے ہیں۔ یہ اس چیز کا غلط استعمال ہے۔ وہ پبلک کی

demand کے لئے ، پبلک کے استعمال کے لئے ہیں۔ جو غلط طریقے سے لوگ استعمال کر رہے ہیں ان کے خلاف بھی ہم action لیں گے۔ یہ جو ۴۰۰ ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ہم ان کو ضرور لگائیں گے ۔ ہماری کوشش ہے کہ یہ جو VHF Pco's لگے ہوئے ہیں۔ ان کو شفٹ کیا جائے تاکہ اس علاقے میں digital exchange لگائیں جو کہ ۲۰۰ سے لے کر ۶۰۰ لائن تک مشتمل ہے۔

جناب خدائے نور ۔ جناب! کیا یہ لگ چکے ہیں یا دوسری بات یہ ہے کہ کیا آپ ہمیں سینیٹر صاحبان کو وہ کوٹہ دیں گے یا نہیں دیں گے۔

راجہ نادر پرویز۔ جناب والا! اس سال کی پالیسی میں یہ included نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی شاہ آفریدی صاحب ۔

حاجی محمد شاہ آفریدی ۔ جناب چیئرمین صاحب ! میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ میں نے VHF کے لئے درخواست دی تھی۔ جس کا estimate ساڑھے تین لاکھ بنتا ہے اور یہ اب تک نہیں لگا۔ اس کی کیا وجہ ہے ، خود اپنے پیسے ادا کر رہا ہوں ۔ VHF ابھی تک نہیں لگا ۔ محکمے والے یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس مشینری نہیں ہے ۔ اگر ایک مشینری نہیں ہے تو ساڑھے چار سو کیسے مکمل کریں گے؟

جناب چیئرمین۔ اب ان کو کیسے اس کا معلوم ہو گا ۔ آپ نے کہاں درخواست دی ہے ؟

راجہ نادر پرویز خان۔ جناب والا! مجھے انہوں نے کل بتایا تھا اور میں نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ آپ کا VHF آپ کی فیکٹری میں لگے گا چونکہ آپ سیلف ادائیگی کر رہے ہیں اور اپنی طرف سے خود پیسے دے رہے ہیں ہماری یہ کوشش ہوگی کہ جو genuine پیسے ہیں وہی لئے جائیں گے ۔ان سے ایک پیسہ بھی فالتو نہیں لیا جائے گا۔

جناب چیئرمین۔ او کے ۔ اگلا سوال ۔یہ دوبارہ ایجوکیشن کا ہے ۔ میاں صاحب کیا آپ نے نوٹ کر لیا ہے کہ کتنے سوال ایجوکیشن کے ہیں جو آج ان کی غیر موجودگی کی وجہ سے defer ہو رہے ہیں اور دیکھیں reply not received . The numbers , names and length of service of trained C.T, male, female teachers working on daily wages in

یعنی various F.G Junior Model Schools in Islamabad اسلام آباد کا سوال ہے ۔ teachers کا اگر ہیڈ ماسٹر کو فون کریں تو وہ بتا دے گا کہ اتنے ہیں ۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ جی جناب ! محکمے نے مجھے ابھی یہاں آتے ہوئے بتایا ہے کہ اس میں چونکہ یہ دقت تھی کہ چونکہ وزیر صاحب نہیں تھے تو سوالات کے جوابات improve نہیں ہو سکے اور وہ اس وجہ سے نہیں بھیجے جا سکے ۔

جناب چیئرمین۔ پھر وہ بات وہی ہو گئی ۔ اصلی وجہ یہ ہے کہ وزیر صاحب نہیں ہیں تو انہوں نے یہ بہانہ بنا دیا۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ جی ہاں یہ بات ہے۔ آپ نے ارشاد فرما دیا ہے ، میں انشاء اللہ اس کے مطابق کوشش کروں گا اور اپنے فاضل ساتھی سے درخواست کروں گا۔

جناب چیئرمین۔ نہ صرف اس فاضل ساتھی سے بلکہ سب ساتھیوں کو یہ باور کرانا چاہیئے کہ primary ذمہ داری ان کی ہاؤس میں ہے۔

مخدوم محمد جاوید ہاشمی ۔ میرا ریکارڈ دیکھیں ، میں تو ایک دن بھی غیر حاضر نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین۔ آپ کے بارے میں شکایت نہ ہاؤس نے کی ہے اور نہ میں نے کی ہے۔

مخدوم جاوید ہاشمی۔ نہیں آپ سب ساتھیوں کے بارے میں کہہ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ وہ ایک polite طریقہ ہوتا ہے ۔ ان کو اشارہ ہوتا ہے جو نہیں آتے، یہ polite طریقہ ہوتا ہے ۔ بجائے اس کے کہ میں نام لوں کہ فلاں آدمی نہیں آیا۔ آپ کے بارے میں کبھی شکایت نہیں ہوئی، آپ ہمیشہ آتے ہیں اور یہ ہمارے بیچارے وزیر وٹو صاحب سب کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ But this is not right. نہ ہاؤس satisfy ہوتا ہے ، نہ parliamentary requirement satisfy ہوتی ہے۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ بالکل بجا جناب، آپ کے ارشاد کے مطابق میں اپنے ساتھیوں سے بات کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب عالی صاحب۔

ڈاکٹر جمیل الدین عالی۔ وٹو صاحب نے لفظ فاضل ارشاد فرمایا ہے، یہ لفظ انہوں نے کن معنوں میں استعمال کیا ہے۔ایک فاضل ہوتا ہے extra ، ایک فاضل ہوتا ہے learned ، تو انہوں نے کن معنوں میں استعمال فرمایا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب حئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب گزارش یہ ہے کہ آپ ان کو پہلی بار نہیں کہہ رہے ہیں ۔ حکومت یا treasury benches کو اس سے پہلے بھی آپ کئی دفعہ تنبیہ کر چکے ہیں لیکن سچ بات یہ ہے کہ ان کو اس کا احساس نہیں ہے۔ پتا نہیں یہ سینٹ کو کیا سمجھتے ہیں ۔ یہ سینٹ ان کے لئے وبال جان بن گیا ہے حالانکہ یہ تو بڑا ادارہ ہے، یہ federating units کا ادارہ ہے۔ ہم تو حیران ہیں کہ یہاں کوئی اہمیت ہی نہیں ہے اور آپ کے بار بار کہنے کے باوجود یہ نہیں آتے ۔یہ نہیں کہ آپ پہلی مرتبہ کہہ رہے ہیں ۔ میں حیران ہوں کہ ان پر کوئی اثر ہی نہیں ہوتا۔ جناب میں عرض کروں گا کہ ایک طریقہ ہے کہ ان کو سختی سے پابند کریں اور اگر یہ نہیں مانتے ہیں تو ان کے لئے گیٹ بند کردیں۔ پھر ان کو ہمارے پاس آنے کا کیا فائدہ ہے، ان کے لئے سینٹ کے دروازے بند کر دیں۔ اگر آپ نہیں آتے اور کوئی جواب نہیں دیتے ہیں تو یہاں بیٹھیں بھی مت ، جب آپ ہمیں جواب نہیں دیتے ہیں تو پھر فائدہ کیا ہے۔ جناب ان پر سختی کریں تو پھر ان حکمرانوں کا مزاج تبدیل ہو گا۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے ۔ جی اگلا سوال نمبر 117 ۔

*117. **Haji Javed Iqbal Abbasi** : Will the Minister for Communications be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to recruit the disable persons in P.T.C.L., if so, the steps taken so far in this regard?

Raja Nadir Pervaiz Khan : In compliance to clause 11 of the Disabled Persons (Employment and Rehabilitation) Ordinance, 1981 PTCL has

decided to pay into the fund established for such purpose in lieu of employing disabled persons.

جناب چیئرمین۔ جی ضمنی سوال ، حاجی جاوید اقبال عباسی صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ میرا سپلیمنٹری سوال یہ ہے کہ میں نے پوچھا تھا کہ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ P.T.C.L میں معذور افراد بھرتی کرنے کی کوئی تجویز ہے تو اس میں انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے فنڈ مقرر کر دیا ہے ۔جناب چیئرمین ! معذور افراد کا ہر محکمے میں کوٹہ مختص ہے۔تو وزیر صاحب نے اس کی وضاحت کرنے کی بجائے ان کے محکمہ کی طرف سے دیا گیا جواب دے دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے ایک فنڈ ان لوگوں کو ادائیگی کے لئے رکھا ہے۔ میں ان سے پوچھنا چاہوں گا کہ جس طرح باقی محکموں میں معذور لوگوں کے لئے کوٹہ ہوتا ہے کیا وہ بھی اپنے محکمے میں بھرتی کرنے کو تیار ہیں، معذرو لوگ کافی سے زیادہ ہیں اور پڑھے لکھے ہیں۔

Mr. Chairman: Minister for Communication.

راجہ نادر پرویز خان۔ جناب والا! عام طور پر معذور افراد کے لئے 1% کوٹہ ہے جس کی رول کے اندر گنجائش ہے۔ ہمارے پاس اب چالیس لوگ ایسے ہیں جن کو ہم نے disable quota کے against رکھا ہوا ہے ۔ Normally, they should be about over 500 people depending on 55000 strength of the PTCL اور 1% کے حساب سے 550 کے قریب یہ لوگ بنتے ہیں۔ جناب والا! کیوں کہ it is a highly technical job اور اس کے لئے technically qualified لوگ بھی ہمیں چاہییں ۔

جناب والا! اب ہم اس محکمے کو privatize کر رہے ہیں اور we have already got an understanding اور ایک Financial Advisor بھی ہم مقرر کر رہے ہیں جس کے ساتھ ہمارا agreement ہو گیا ہے ۔ He is Goldman اور گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق جو disables کا فنڈ ہے، وہ جتنا بنتا ہے اس میں سے 40 لوگ ہمارے پاس ہیں اور باقی 510 رہتے ہیں ۔ ان کا فنڈ گورنمنٹ کے پاس جمع کرانے کا منصوبہ بن رہا ہے تاکہ خود گورنمنٹ اس کو distribute کرے، چاہے وہ disable کوٹہ میں اسے استعمال کرے یا کسی اور جگہ پر ۔ At present, according to the Government rule we don't have the exact number of people جن

کو ہم نے disable quota کے مطابق employ کیا ہو۔

جناب چیئرمین۔جی بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ جس قانون کے تحت انہوں نے کہا کہ ہم نے معاوضہ داخل کر دیا ہے۔ میں نے وہ کتاب منگوائی ہے تاکہ معلوم کروں کہ اس کے متعلق کیا provision ہے۔ لیکن وہاں لکھا ہوا ہے not relevant for printing. وہ اس PLD میں موجود نہیں ہے۔ تو فاضل وزیر صاحب سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ Clause 11 جس کا آپ نے حوالہ دیا ہے، اس کو ذرا پڑھ لیں، کیا قانون آپ کو یہ اجازت دیتا ہے کہ آپ disable آدمیوں کو نہ رکھیں اور اس کی بجائے ان کا معاوضہ داخل کر دیں۔

جناب چیئرمین: اور وہ بھی گورنمنٹ کو۔جی۔

Raja Nadir Perviaz Khan: We have not refused anybody who is eligible.

جیسے میں نے پہلے عرض کیا کہ as far as the disable quota is concerned in the PTCL, according to quota آدمی نہیں رکھے گئے۔ اس کی reasons یہ تھیں کہ technically qualified لوگ نہیں ملے۔ دوسرا یہ ہے کہ اگر کوئی vacancy ہوئی تو اس پر رکھنے کے لئے ہم تیار ہیں۔ لیکن چونکہ گورنمنٹ نے ایک پالیسی بنائی ہے کہ اس کا فنڈ علیحدہ مختص کیا جائے۔ وہ فنڈ جیسے ہی گورنمنٹ کہے گی، ہم deposit کرنے کے لئے تیار ہیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: کیا قانون ان کو اجازت دیتا ہے۔

جناب چیئرمین: 1981 کا Ordinance آپ کے پاس ہے۔

Raja Nadir Perviaz Khan: I don't have that.

جناب چیئرمین: منگوائیں جی۔ دیکھتے ہیں۔ کیونکہ یہ عجیب سی بات لگتی ہے مجھے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب اس میں report نہیں ہوا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ not relevant for reporting.

جناب چیئرمین: یہ Ordinance بعد میں Act نہیں بن گیا۔ جی جناب قاضی انور

صاحب۔

Qazi Muhammad Anwar: Sir, Section 11 of the Disabled Ordinance, 1981, I have conducted a number of cases for enforcing the rights of disabled under this law. This is a statutory provision. Statute requires the employment of 1%. Initially it was 1 per cent. Initially when Zial-ul-Haq brought this law in 1981 this law was that in each institution one per cent shall be reserved for disabled. The disable should be able to work, it was the definition of disable. Definition was that a disable should be a man/woman who is able to work physically. This quota in certain departments was observed. The fund is for the welfare of the disabled. How a disable person, who is going to be appointed, will be benefitted. He has been denied his right. The answer of the Minister is that .....

کیا آپ disable کی appointment کرنا چاہیں گے۔ اب جواب دیکھیں جناب۔

In compliance to Clause 11 of the Disabled Persons (Employment and Rehabilitation) Ordinance, 1981, PTCL has decided to pay into the fund established for such purpose in lieu of employing disabled persons. Meaning that we will not employ disable persons. The money which we are going to spend or the money estimated which we would have spent on appointing such persons, this we will pay in the fund. Who is managing that fund, where is that fund and how this man, the person who was going to be appointed will be benefitted from that. This was a statutory right. It is the statutory provision. The Minister cannot get out of the statute. It is a requirement and why I am saying? I have conducted a number of cases, even now there is a petition pending in the Supreme Court in this matter. The High Court has given so many judgements in favour of disabled. That is their legal right.

جناب چیئرمین: ویسے یہ provision کیا آپ کو یاد ہے کہ کیا ہے۔

قاضی محمد انور: جناب یہ fix کرتی ہے۔ یہ کہتی ہے ' initial اس کی language ہے ' اس کے مطابق 1% ہے۔ Clause11 کہتی ہے کہ in each government department اس میں semi-government departments, departments in which the government has the interest 1 per cent disables shall be employed.

جناب چیئرمین: نہیں وہ کہتے ہیں کہ in lieu of that کوئی فنڈ ہے۔ ہے کوئی اس کے تحت فنڈ جو create کیا گیا ہے۔

قاضی محمد انور: میں نے تو فنڈ نہیں دیکھا ۔ میں نے کیسز کئے ہیں۔ اب بھی ایک کیس کر رہا ہوں۔ یہ منسٹر صاحب نے کہا ہے۔ ان کو پتہ ہوگا۔ یہ کسی سیکریٹری نے ڈرافٹ کیا ہے۔اسے بلوالیں تا کہ پتہ چلے۔

جناب چیئرمین: میں نے لسٹ منگوائی ہے ۔ اگر مل جائے تو دیکھ لیتے ہیں۔ جی عالی صاحب۔

ڈاکٹر جمیل الدین عالی: جناب منسٹر صاحب نے فرمایا کہ تقریباً چالیس disabled آدمی ہم نے رکھے ہیں۔ جب کہ ۴۰۰ کے قریب ان کے مطابق ہونے چاہئیں۔ پھر یہ فرمایا کہ وہ technically fit نہیں ہوتے تھے اس لئے کیا گیا۔ کیا وہ یہ جائیں گے کہ یہ کبھی ایڈورٹائیز کیا تھا۔ جیسی وہ جاب تھی کبھی انہوں نے ایڈورٹائیز کیا یہ تو اب آئے ہیں۔ اس میں ان کا کوئی خاص قصور نہیں۔ میں تو گورنمنٹ کی بات کرتا ہوں کہ disabled کوٹہ میں سے اتنے ٹیکنیشن چاہیں' تو ایک اس کاجواب دیں کہ factually ان کے ہاں estimate ہے' اندازہ ہے ان کے سٹاف کا' یہ ان کے سیکرٹریز کا یا ایک fact ہے کہ کبھی تشہیر کیا گیا اور اسکا کیا جواب آیا۔ اور اگر اس کا جواب نہیں آیا تو بہت سے ادارے ہیں معذور لوگوں کے لاہور کے big brothers موجود ہیں' وہ بہت لوگ دیتے ہیں' اسلام آباد میں بہت سے ادارے ہیں' کیا انہوں نے یا ان کی منسٹری نے کبھی ان کو consult کیا کہ ہمارے پاس جواب نہیں آیا۔ بعض اوقات معذور کے پاس اخبار نہیں پہنچتا۔ کس تک پہنچتا ہوگا اخبار بھی پانچ چھ روپے کا ہوتا ہے تو کیا انہوں نے اپنے طور پر ان اداروں سے بھی کوشش کی۔ کیونکہ جو آئیڈیا ہے وہ یہ ہے کہ مختلف قسم کے ہمارے

جو معذور افراد ہیں وہ مختلف اداروں میں کسی طرح فکس ہوجائیں۔ ان کا کوئی ایسا نقصان نہیں ہو جاتا میں نے بنکوں میں دیکھے ہیں۔ آپ نے خود دیکھا ہوگا ایک زمانے میں سرتاج عزیز صاحب نے بڑا زور لگایا تھا فنانشل اداروں میں کہ آپ کچھ نہ کریں بس بھرتی کریں۔ تو ایک فیصدی کے قریب ہونے لگے تھے وہاں بھی پورے نہیں ہوئے۔ جناب یہ تعصب ہے حکومت میں، حکومت کے بڑے بڑے لوگوں میں ہمیشہ سے، آج کی بات نہیں کر رہا ہوں، یہ تعصب چلا آرہا ہے کہ کوئی اندھا آکر بیٹھ جائے گا نعوذ باللہ، کوئی لنگڑا آکر بیٹھ جائے گا۔ جناب یہ پورا رویہ بدلنے کی ضرورت ہے، پہلے تو منسٹر صاحب میری اس بات کا جواب دیں کہ کیا تشہیر کیا گیا تھا اور دوسری بات یہ ہے کہ اگر اس کا جواب تسلی بخش نہیں تھا یا ایسے لوگ آئے جو انٹرویو کے لئے ان فٹ ثابت ہوئے تو کیا انہوں نے ان اداروں سے رجوع کیا کہ ہم کو ایسے آدمی چاہیئے آپ دیجئیے۔

جناب چیئرمین: جی منسٹر برائے مواصلات۔

راجہ نادر پرویز خان: شکریہ جناب، پہلی چیز یہ کہ جیسے قاضی صاحب نے ابھی تشریح کی کہ disabled mean that he should be able to work physically دوسری چیز یہ ہے کہ میں گورنمنٹ کی طرف سے آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں ہم نے کسی معذور فرد کو جو criterion کے مطابق فٹ ہوتا تھا، پی، ٹی، سی، ایل میں ہم نے کام سے انکار نہیں کیا۔ اگر انکار کرتے تو آج جو چالیس معذور افراد ہمارے پاس کام کر رہے ہیں وہ بھی نہ ہوتے۔ تیسرا یہ ہے کہ گورنمنٹ کی ہدایات آئی ہیں کہ جو سپیشل فنڈ بنایا گیا ہے under this rule اس میں یہ پیسہ جائے گا

Our government has a plan for the disabled persons for their rehabilitation and fixing up their job تاکہ وہ لوگ اس پر کام کر سکیں۔ چوتھا سوال یہ تھا ان کا کہ آیا آپ نے کوئی تشہیر advertisement دی جس دن سے I have taken over this organization, نہیں ہوئی مجھ سے پہلے اگر تشہیر ہوئی ہے تو میں I can go back and check it up and come with that.

ڈاکٹر جمیل الدین عالی: میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ ادارے یقیناً ان کو ایسی تعداد خاصی مہیا کر دیں گے، کوئی ایسا خاص ٹیکنیکل کام نہیں ہے۔ سینکڑوں ہزاروں لوگ ہیں، پچپن ہزار آدمی ہیں۔ میں آپ کی معرفت سے ان سے عرض کروں گا کہ خدا کے واسطے وہ

بھی ہم ہی ہیں کل میں بھی معذور ہو سکتا ہوں، خیر آپ نہ ہوں خدانخواستہ میں ہو سکتا ہوں اور معذور کی تعریف یہ نہیں کہ جو کام نہ کر سکے۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ جب ملازم رکھیں گے تو یہ ضرور دیکھیں گے کہ میرا کام کر سکے۔ اگر ایک شخص اندھا ہے تو ٹیلیفون آپریٹر تو بن سکتا ہے وہ کئی چیزیں کر سکتا ہے۔ کسی کے ہاتھ نہیں ہیں تو وہ کوئی اور کام کر سکتا ہے۔ تو میرے خیال میں ہے یہاں پر جو معذور کی definition ہے disabled کی۔

Disabled person means a person who on account of injury, disease or congenital deformity is handicapped for undertaking any gainful profession or employment in order to earn his livelihood and include the person who is blind, deaf, physically handicapped or mentally retarded.

تو مطلب ہے کہ جو کام کر سکتا ہے۔ یہ تو نہیں کہ handicapped کچھ نہیں کر سکتا۔

Qazi Muhammad Anwar: There is a provision in this job that the Government shall make rules for carrying out the object of this ordinance. I do not have ordinance right now with me but I remember the language.

جناب چیئرمین: وہ بھی میں پڑھ دیتا ہوں۔ An establishment will does employ a disabled person منسٹر صاحب یہ نوٹ کر لیں

an establishment which does not employ a disabled person as required by Section 10 shall pay into the fund each month with sum of money it would have paid as salary or wages to a disable person, had he been employed?

تو پہلی چیز تو یہ ہے کہ بظاہر کوئی وجہ نہیں ہے کہ تنخواہ تو آپ دے ہی رہے ہیں۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ نے پرائیوٹائز کرنا ہے، آپ کنٹریکٹ پر بھی رکھ سکتے ہیں۔ یہ چیک کریں کہ آپ کے فیصد کے حساب سے کتنے بنتے ہیں۔ اس حساب سے فنڈز میں پیسے دیئے ہیں کہ نہیں دیئے ہیں۔ اگر چالیس کے دے رہے ہیں اور پانچ سو بنتے ہیں تو بھی غلط ہے لیکن یہ کوئی بات نہیں بنتی کہ بھئی آپ کے پاس ایک پرویژن ہے کسی معذور کو rehabilitate کرنے کا۔ why

کنٹریکٹ پر کر سکتے ہیں جو بعد میں فارغ بھی کئے should you just pay salary and not him جا سکتے ہیں۔ تو دیکھ لیں۔ So, this is the provision جی جناب خواجہ قطب الدین صاحب۔

خواجہ قطب الدین : یہ بڑا اہم سبجیکٹ ہے ۔ آپ یورپ جاتے رہتے ہیں۔ آپ نے خود نوٹس لیا ہوگا کہ disabled people کو maximum possible اہمیت دی جاتی ہے اور وہ طریقے پیدا کئے جاتے ہیں تاکہ وہ معذور person اپنے آپ کو ایک useful and protective member of the society بنا سکے۔ اب منسٹر صاحب نے یہ فرمایا کہ کوٹے کے حساب سے چار سو، پانچ سو لوگوں کو ملازمتیں دینی ہونگی ۔اسی طریقے سے واپڈا میں اس سے زیادہ ہوگا ۔اسی طریقے سے کے ای ایس سی میں اور دوسرے اداروں میں ، کیا معزز وزیر نے یہ سوچا ہے کہ جناب جب آپ pay ہی کر رہے ہیں اس فنڈ میں جو فنڈ میں جا کر پتہ نہیں کہاں وہ پیسے استعمال ہوتے ہیں تو آپ جب پانچ سو لوگ ملازم کرنا چاہ رہے ہیں تو کوئی ٹریننگ کی سہولت ، آپ کے پاس vast sprawling complexes , all over the Pakistan ہیں یہ معذور افراد کے لئے آپ کوئی ٹریننگ پر سپیشل فوکس کریں کہ کس جگہ پر معذور لوگوں کو ملازم کر سکتے ہیں ان کو بلائیں ان کو ٹرینڈ کریں and then you induct them into service . اگر یہ ادارے بنائیں تو ہو سکتا ہے دوسرے ادارے بھی follow کریں بجائے اپنی جان چھڑانے کی خاطر جو employ نہیں کرتے جو ضرورت ہے وہ جا کر فنڈ میں پیسہ دے دیتے ہیں۔میں یہ سمجھتا ہوں کہ اہم چیز یہ ہے کہ بجائے پیسہ دینے کے وہ ان لوگوں کو ٹرینڈ کریں ان کو ملازمت دیں تاکہ وہ ایک useful productive citizens of the society بنیں۔

جناب چیئرمین : جی وزیر برائے مواصلات ۔

Raja Nadir Pervaiz Khan: Sir,it is a very useful suggestion.

لیکن تین چار سو یا پانچ سو آدمیوں کے لئے علیحدہ انسٹیٹیوٹ بنانا مشکل ہو جائے گا۔ It should be done centrally from a Central Pool by the Federal Government اور وہاں سے جو لوگ ٹریننگ لے کر جاتے ہیں ۔ وہ واپڈا میں فٹ ہوتے ہیں، پی ٹی سی ایل میں فٹ ہوتے ہیں، کسی اور ادارے میں فٹ ہوتے ہیں۔

It is a very good suggestion, Sir. I agree with him.

جناب چیئرمین : جی جناب تاج حیدر صاحب۔

جناب تاج حیدر : جناب چیئرمین! یہ بنیادی معاملہ رویوں کا ہے، attitudes کا ہے۔ Unfortunately سوسائٹی میں جو رویہ پایا جاتا ہے discrimination کا ہے disabled persons کے خلاف وہ یہ ہے کہ ایک شخص جو ایک ڈیوٹی ادا کرسکتا ہے اس کے خلاف discrimination کیا جاتا ہے صرف اس بات پر کہ وہ disable ہے اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس سے کسی طریقے سے پیچھا چھڑایا جائے۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت دنیا کا سب سے بڑا Mathematician Nobel Prize Winner جس نے وہ کتاب ... The Story of لکھی ہے۔

Mr. Chairman: Stephen Hawkins.

جناب تاج حیدر : شاید ان کی دو یا تین انگلیاں move کرتی ہیں اور وہ completely paralysed ہے ۔ انہوں نے اتنا بڑا کارنامہ Blackhole Theory کا دیا ہے۔ جناب عالی جو وہ کسی job کے لئے qualify کرتے ہیں اول تو یہ کہ ان کے خلاف کوئی discrimination نہیں ہونی چاہیئے معذوری کی یہ ایک added advantage ہے ان کے لئے This Ordinance provides Sir, added advantage to them. کہ اگر وہ معیار پر پورا نہیں بھی اترتے تو بھی ان کو ترجیح دی جائے۔

جناب چیئرمین : جی جاوید اقبال عباسی صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی : جناب! جیسا کہ سوال میں بتایا گیا ہے کہ ایک فیصدی کوٹہ ہے معذور لوگوں کے لئے۔ وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے یہ مسئلہ کیبنٹ میں پیش کیا اور کیبنٹ ڈویژن سیکرٹری نے نوٹیفکیشن بھی کیا اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کو کہ ایک فیصدی سے بڑھا کر دو فیصدی کیا جائے۔ آیا انکے نوٹس میں یہ بات ہے اور کیا یہ اس پر عمل درآمد کرنا چاہتے ہیں؟

جناب چیئرمین : جی منسٹر برائے مواصلات۔

راجہ نادر پرویز خان : Sir from 1 to 2% is not in my knowledge.

جناب چیئرمین : بہرحال ۔ جی جناب سرانجام خان صاحب۔

جناب سرانجام خان : جناب چیئرمین ! اگر گورنمنٹ ان کو ملازمتیں نہیں دے

سکتی تو یہ جو پی سی یہ الاٹ کرتے ہیں تو اس میں معذوروں کا کوئی کوٹہ رکھا گیا ہے۔ اگر کوٹہ نہیں رکھا گیا تو میں تجویز کرتا ہوں کہ کم از کم پچاس فیصد معذور لوگوں کو یہ دیا جائے تا کہ ان کے لئے باعزت طریقے سے روزی کمانے کا ذریعہ بن جائے ۔اس پر گورنمنٹ غور کر سکتی ہے۔

جناب چیئرمین ۔جی وزیر برائے مواصلات ۔

راجہ نادر پرویز خان۔ جناب اچھی suggestion ہے اور یہ feasibility پر جو لوگ demand کرتے ہیں یا requirement پر apply کرتے ہیں ان کو ہم PCO دیتے ہیں ' if they come within the criterion اور good suggestion کہ جو disabled ہیں۔

I am ready to give them the PCO in that area, if you can look after them.

جناب چیئرمین۔ جی جناب مسعود کوثر صاحب نے ابھی تک سوال نہیں پوچھا ہے۔

سید مسعود کوثر۔ مجھ سے پہلے بھی کئی معزز اراکین نے یہ بات کہی ہے کہ disabled لوگوں کی unfortunately معاشرے میں بھی اور government میں بھی' باوجود قانون سازی کے' مدد نہیں کی جاتی اور اب بھی مجھے یوں لگتا ہے کہ اگر وزیر موصوف صاحب سے یہ سوال نہ پوچھا جاتا تو شاید اس Ministry کے متعلق ان کو زیادہ معلومات نہ ہوتیں۔ میں یہ جاننا چاہوں گا کہ ان کی Ministry کیا اس معاملہ کو سنجیدگی سے لے رہی ہے اور کوئی ایسی پالیسی وضع کر رہی ہے جس میں کہ disable لوگوں کی حوصلہ افزائی کی جا سکے۔ جناب والا! مجھے یاد ہے کہ میں جب Frontier Assembly کا سپیکر تھا تو ایک Blind Association کے لوگ آئے اور ان کا ایک کرکٹ میچ تھا اور انہوں نے مجھے بلایا تو بدقسمتی سے میں تو وہاں گیا لیکن محکمے کا نہ کوئی افسر تھا' نہ کوئی وزیر تھا' نہ کوئی اور تھا ۔ تو میں یہ جاننا چاہوں گا کہ وزیر صاحب نے اس معاملے میں کوئی ذاتی دلچسپی لے کر کوئی پالیسی بنائی ہے یا ابھی تک کوئی ایسا کام کیا ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ وہ ان disable لوگوں کو encourage کرنے کے لئے کچھ کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی. Minister for Communications

راجہ نادر پرویز خان ۔ جناب as far as I am concerned, I feel کہ rehabilitation کے لئے گورنمنٹ ہر وہ اقدام کرے گی جو ممکن ہو تا کہ disable لوگوں کو

rehabilitate کیا جائے، عام شہری کی طرح روز مرہ زندگی میں وہ اپنا کردار ادا کر سکیں۔ جہاں تک پالیسی کا تعلق ہے میری کوشش ہو گی جناب کہ جتنا کوٹہ ہے we should employ those people within the PTCL چونکہ ہمارے پاس لوگ کم ہیں اور privatization ہو رہی ہے highly technical job کے لئے ہمارے پاس کم لوگ ہیں، تقریباً 40 کے قریب اس وقت disable کوٹے میں کام کر رہے ہیں ' I can assure the honourable member,Masood Kausar صاحب کہ ,government is there ان کی planning میں ہے، ان کی سوچ میں ہے، ان کی فکر میں ہے کہ ان لوگوں کو ہم rehabilitate کریں ۔ اس لئے یہ separate fund دیا جا رہا ہے تاکہ ان کو separate pool پر لاکر ان لوگوں کو employment کے لئے ایک training دی جا سکے ' institution بنایا جاسکے تاکہ اپنی روز مرہ زندگی میں وہ بھی employment لے سکیں ۔ Sir لیکن جہاں تک ہماری organization کی تجویز ہے میری طرف سے ابھی تک in specifically these Ministries ہم privatization پر زیادہ زور دے رہے ہیں۔ اس پر ابھی کوئی سکیم نہیں بنائی۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ جی جناب زاہد خان صاحب۔

جناب محمد زاہد خان۔ میرا honourable Minister صاحب سے question ہے کہ PTCL کے چیئرمین جو تین سال کے لئے contract پر تھے ' اخبارات کے ذریعے معلوم ہوا ہے کہ ان کو ایک سال کے لئے اور contract پر لیا گیا تو اس کی وجہ کیا ہے ' کیوں لیا گیا اور ان کی department کے لئے کوئی خاص کارکردگی ہے اور اگر ان کی کوئی خاص کارکردگی ہے تو وہ بتا دیں کہ کیا ہے۔

Mr. Chairman: Minister for Communications.

راجہ نادر پرویز خان۔ جناب یہ disable کوٹے میں آتا ہے یا able کوٹے میں آتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی able کوٹے میں۔ مقصد ان کا یہ ہے کہ the question does not arise of this.

جناب محمد زاہد خان۔ یہ able کوٹے میں آتا ہے اور یہ بہت بڑا department

ہے۔ اسی پر discussion چل رہی ہے ' PTCL پر question چل رہا ہے اور PTCL کے head کی میں بات کر رہا ہوں۔ کوئی باہر سے نہیں ہے۔

راجہ نادر پرویز خان۔ I answer the honourable member. جناب جس آدمی کو contract دیا جاتا ہے اس کی efficiency, اس کی کارکردگی' اس کی performance سامنے رکھ کر کیا جاتا ہے اور پھر جیسے ہماری organization کو privatize کیا جا رہا ہے we need professionals اور ان professionals کو ہم contract پر لے کے آئے ہیں تاکہ اس عمل کو ایک اچھے طریقے سے ' احسن طریقے سے مکمل کیا جا سکے۔ جہاں تک اس آدمی کی extension کا تعلق ہے

sir, it has been done by highest authority in this country and that person is competent and he possesses that requirements.

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ حئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب ویسے تو ہمارے ملک میں جو صحت مند نوجوان ہیں وہ بھی بے چارے دھکے کھا رہے ہیں' ہنر مند اور غیر ہنر مند ۔ ویسے معذور افراد کے ساتھ اس ملک کے اندر بہت ظلم ہو رہا ہے جناب۔ یہ حقیقت ہے ' یہ در در کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں کوئی ان کو پوچھتا نہیں ہے' نہ کوئی ان کو training دیتے ہیں' نہ ان کو rehabilitate کرنے کی کوئی کوشش کرتا ہے اور حکومت کا اپنا مقرر کردہ کوٹہ ہے جناب 1% ۔ جناب چیئرمین صاحب! میں یقین سے کہتا ہوں کہ یہ 1% پر بھی عمل درآمد نہیں ہو رہا ہے۔ اس لئے ان کے بارے میں سخت گیر ہیں' آپ کے توسط سے میں یہ پوچھنا چاہوں گا ان سے کہ Federal Government اور صوبائی حکومتیں جو زیادہ مسلم لیگ کی ہیں سارے پاکستان میں' چلیں اپنے دور میں اس معزز ایوان کو یہ۔۔

جناب چیئرمین: آپ سوال کرتے ہیں اور ادھر ادھر ہو جاتے ہیں ۔ آپ سوال پوچھ لیں تو بہتر ہے ۔ کیا فیڈرل حکومت اور صوبائی حکومتیں --- آپ کا سوال کیا ہے؟

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: میرا سوال یہ ہے جناب کہ فیڈرل گورنمنٹ اور صوبائی حکومتیں جو مسلم لیگ کی ہیں بیشتر' اپنے دور حکومت میں یہ اس معزز ایوان کو یہ یقین دلائیں کہ یہ جو 1%

کا کوٹہ ہے اس پر عملدر آمد ہو گا۔ یہ یقین تو دلائیں کہ کم از کم ان کو جو 1% ملتا ہے وہ ملے گا۔

جناب چیئرمین: جی جناب Minister for Communication.

راجہ نادر پرویز خان: جناب گورنمنٹ کی پالیسی جو ہے strictly we adhere to the laws and rules and regulations as laid down in the constitution اور ہماری کوشش ہوتی ہے کہ جو رولز اور قانون کے مطابق ہے اس کے مطابق کوٹہ پورا کیا جائے۔ یہ جو deficiency کوٹے میں آ رہی ہے یا جو لوگ پورے نہیں ہوئے، معذور لوگ جو ہیں، یہ آج سے نہیں کئی سالوں سے یہ سلسلہ چلتا آ رہا ہو گا۔ ہماری کوشش ہے کہ ان لوگوں کو rehabilitate کریں۔ وہ ہمارے لئے اتنے ہی اہم شہری ہیں جیسا کہ دوسرے لوگ ہیں۔ There is no discretion as far as the Government is concerned. میں آپ کے توسط سے ان کو یقین دلا دینا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی، حسین شاہ راشدی صاحب۔

جناب حسین شاہ راشدی: جناب چیئرمین! میں جناب وزیر صاحب سے پوچھوں گا کہ چونکہ گورنمنٹ کے ہر محکمے میں 1% معذور لوگوں کا کوٹہ رکھا گیا ہے تو وفاقی کابینہ میں بھی اس کوٹہ کا اطلاق ہوتا ہے کہ نہیں۔ اور اگر ہے اور رکھا ہے تو اس کا نام بتائیں کہ کون ہے؟

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

راجہ نادر پرویز خان: جناب انہوں نے اگر اپنی حکومت میں کوئی رکھا تھا تو مجھے بتا دیں تاکہ ان ہی کی مثال سے ہم کچھ فائدہ حاصل کر سکیں۔

Mr. Chairman: O.K. Next question No. 118, again reply not received. 119, Saifullah Khan Paracha Sahib

جی اس کا جواب نہیں آیا منسٹر صاحب۔

جناب سیف اللہ خان پراچہ: مقصد تو میرا یہ تھا جناب کہ جب تک judiciary financially independent نہ ہو تو کبھی بھی judiciary independent نہیں ہوسکتی۔ مقصد یہ تھا کہ اس کی جو income ہے وہ کافی ہے، خود کفیل ہے مگر yet وہ جواب آئے تو آپ کے سامنے آئے کہ کیا پوزیشن ہے۔

جناب چیئرمین: جی Minister for Law and Justice.

Mr. Khalid Anwar: I entirely sympathize with the honourable member. I think, however, it is not really correct to say that the income from court fee...

جناب چیئرمین: نہیں پہلی چیز تو یہ ہے کہ جواب نہیں آیا۔

جناب خالد انور: اکٹھے کر رہے ہیں کیونکہ انہوں نے بہت details مانگی ہیں Court fee, stamp, judicial stamps, stamp papers, other sources, 1994-95 سے لے کر 1997-98 ظاہر ہے جی کہ اس پر وقت تو لگے گا۔ انشاءاللہ ہم پیش کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: دیکھیں، اگر پہلا جواب نہیں آتا تو آپ لکھ سکتے ہیں کہ ہم دیں گے دوسرے اور تیسرے کا تو دے سکتے ہیں کہ۔

whether there is any proposal under consideration of the Government to give financial autonomy to the Judiciary?

جناب خالد انور: میں اس کے بارے میں ہی عرض کر رہا تھا جی۔

جناب چیئرمین: نہیں، but there is no reply on the...

Mr. Khalid Anwar: I think, consolidated reply will come.

جناب چیئرمین: دیکھیں، پہلی چیز تو یہ ہے کہ We give you adequate notice, I think, you have got twelve days or fourteen days, so this is matter, I think, it should not be difficult. I جو ہیں with the present facilities in the Government collecting agency ہے، جو بھی am sure somebody already have these figures. جو being collected, ہے، اس کے پاس ہوگی۔ تو چلیں پہلے کا نہیں آتا تو پہلے کا کہہ دیں کہ دوسرے اور تیسرے کا دے دیں۔

جناب خالد انور: دوسرا interlink ہے۔ جی سوال یہ ہے۔

Mr. Chairman: The point is that please ask your people to promptly give reply to these questions.

جناب خالد انور: انشا اللہ۔

جناب چیئرمین: جی بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: میں ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں، سوال میں کوئی تھوڑا سا ابہام بھی ضرور تھا اور وہ یہ ہے کہ details of the total expenditure incurred on judiciary and revenues collected اس میں یہ نہیں ہے، جوڈیشری میں تو ساری جوڈیشری آتی ہے، جوڈیشری میں ہائی کورٹس بھی آتی ہیں، جوڈیشری میں lower judiciary بھی آتی ہے۔ جہاں تک تعلق ہے فیڈرل گورنمنٹ کا، میرا خیال ہے یہ تو سپریم کورٹ کو deal کرتے ہوں گے یا ان کے پاس یہ سارے اعداد وشمار نہیں ہونگے لیکن Band C کا جہاں تک تعلق ہے، یہ بات درست ہے کہ یا question clarify کیا جائے یا پھر سارے صوبوں سے ساری کورٹ فیس کی تفاصیل مانگیں اور پھر اس کا جواب دیں۔ لیکن Band C جناب purely اس منسٹری کا اپنا کام ہے کہ کیا کچھ proposals ایسی ہیں financial autonomy دینے کی ان کو، مگر ہائی کورٹس تو dependent ہیں۔ جتنے بھی فنڈز ہیں وہ صوبائی حکومت سے مانگیں یا سپریم کورٹ کی کیا پوزیشن ہے۔ یہ autonomy تو آنی چاہیے۔ کیا وزیر لاء یہ یقین دہانی کرائیں گے کہ یہ جو autonomy ہے ہائی کورٹ کی اور judiciary کی، اس کے متعلق حکومت نے کیا اقدام اٹھائے ہیں اور کیا حکومت ان کو دے گی۔

Mr. Chairman: Minister for Law.

Mr. Khalid Anwar: Sir, this is the comment that I was about to make earlier that there is a very fundamental problem here which is this that to the best of my knowledge and of course, I don't have the detailed statistics available with me. To the best of my knowledge, the funds which the judiciary gets from the sale of court fee stamps or judicial stamp papers and so forth, these are not adequate to meet the requirements of the judiciary. And the

judiciary in point of fact, has to keep on seeking supplementary grants and this is a continuing problem for us. We have taken it under consideration and I in fact, plan to discuss this matter with the superior judiciary in the context of a very specific problem. The problem is that there may be a possibility of obtaining additional funds, if we enhance the level of court fee. Unfortunately that all issue is under litigation and concerns have been expressed and raised as to whether court fees can be charged in an Islamic system of dispensation of justice. Now, our problem is this, we would like very much to spend additional money on the judiciary. But if the argument is and this case is subjudice, so I would not like to comment on the merit. If the apprehension is that we cannot further enhance court fee or even perhaps, the existing level of court fee may not be sustained, then I think we will have a very very serious financial crisis. So it is a matter under advisements (sub. to cofirmation). I appreciate the honourable members concern, I also appreciate the other members concern about this. This is a very important issue for us. We are trying our best to resolve it and I hope ultimately, with the cooperation of both sides because, I view this is a non-political issue and all lawyers are equally interested in this, members sitting on that side and members sitting on this side and we hope ultimately to come up with a proposal which will meet constraints, which will meet the requirement and criteria which both sides have been referring to in this regard.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! جہاں تک lower judiciary کا تعلق ہے جناب والا! ہم طلبانہ دیتے ہیں جو printed form ہوتا ہے اس کی دوسری طرف آرڈر لکھے جاتے ہیں ۔ ہم فہرست انحصار دیتے ہیں اس کی ایک طرف blank ہوتی ہے سول جج اس پر اپنے آرڈر لکھتے ہیں ۔ جناب lower judiciary کے پاس کاغذ نہیں ہے اور وہ اس لئے نہیں ہے کہ ہائی کورٹس کو full autonomy نہیں ہے، صرف کورٹ فیس کا مسئلہ نہیں ہے ۔ ہم یہ نہیں کہتے

کہ جتنی کورٹ فیس وصول ہوگی وہ ان کو دے دیں، اس سے بھی کام نہیں چلے گا۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ اگر lower judiciary کو چلانا ہے، higher judiciary کو چلانا ہے تو کم از کم ان کو financial autonomy دیں۔ ان کے گزارے کے لئے ان کو ہر روز سیکریٹری مالیات اور حکومت کو نہ لکھنا پڑے۔ ان کو financial autonomy ہو تاکہ لوگوں کے کام ہو سکیں اور یہ تکالیف عدالتوں میں نہ آئیں۔

Mr. Khalid Anwar: Sir, the point is this that every year the Federal Government gives a grant to the provincial governments and this year I have personally sent cheques to all the provincial governments for utilization exclusively, on the judiciary. Unfortunately, and I don't intend, this is a criticism of any provincial government, I understand they have their own financial constraints. We are really supposed to make available matching grants. So there should be a confluence of funds both federal and provincial which should then be utilized for the judiciary. Unfortunately the provincial governments say that they are not even able to raise those very limited funds. Despite that we overlook the point that really speaking these funds should not be spent without the matching funds from the provincial governments and make them freely available to the provincial governments.

Mr. Chairman: Saifullah Paracha Sahib.

Mr. Saifullah Khan Paracha: Sir I had been law minister for two years in Balochistan. So my own experience is that I remember that even to get one chair Balochistan High Court had to approach the law department of the province.

تو ان حالات کو میں چاہتا تھا کہ ہمارے وزیر صاحب محسوس کریں کیونکہ انصاف تب ہی مل سکتا ہے کہ اگر ان کی independence ہو، نمبر ایک۔ نمبر دو یہ ہے جناب کہ original court fee

جو لگائی تھی، اس وقت تو وہ خاصی رقم تھی، مگر اب روپے کی قیمت اس قدر کم ہوگئی ہے اور کورٹ فیس وہی ہیں تو ذرا اس طرف بھی توجہ دیں کہ کتنا devalue ہوگئی ہیں وہ کورٹ فیس۔ میں یہ بھی چیز ان کی نظر میں لانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی وزیر قانون صاحب۔

جناب خالد انور: یہ بالکل مناسب تجویز ہے۔ Infact اسی کے بارے میں، میں نے حال ہی میں discussions کی تھیں۔ مثال کے طور پر درخواست اگر سول جج کے سامنے پیش کی جائے تو اس میں صرف چار روپے ہوتے ہیں۔یہ کئی سالوں سے چل رہا ہے۔ اب چار روپے کی value تو مشکل سے میرے خیال میں چار آنے رہ گئی ہوگی۔ میری suggestion یہ تھی کہ اگر Bar Associations بھی یہ محسوس کریں اور اگر کوئی تجاویز آئیں کہ یہ چار روپے بڑھا کر کوئی مناسب رقم، زیادہ بھی نہ ہو تاکہ litigantsکے لئے مشکل نہ پیش آئے تو ہم بڑی خوشی سے اس پر عمل کریں گے۔ لیکن میری خواہش ہے، تب بھی تھی اور اب بھی ہے کہ اس پر consensus ہو۔

جناب چیئرمین: قاضی انور صاحب۔

Qazi Muhammad Anwar: Sir, the financial autonomy of the Superior Judiciary is essential, infact for the command of the Constitution. Sir, it is Article 175 of the Constitution which requires the separation of the Judiciary from the Executive. Initially within a period of five years from the commencing day, which was then enhanced to ten years and then 14 years, 14 years ending in 1987. When sir, there was a lot of struggle and in that struggle, the Bar struggled for it and eventually its in 1994 perhaps, sir, my friend, the Law Minister had some contribution to it. Then a Committee was formed headed by Dr. Naseem Hassan Shah, who was also a member of that Committee as Advocate General of my province .We worked for the formula, then there is a judgement in 1994. The Supreme Court said that since it is the mandate, it is the constitutional mandate,

it stands operative but it would not be practically the Superior Judiciary because it is for the Superior Judiciary, the separation. They would not be having the powers, the financial powers, the financial power was not given as yet. Reason is then, a formula was adopted in 1990.......

جناب چیئرمین: قاضی صاحب ذرا مختصر کریں، دو تین سوال اور رہتے ہیں۔

Qazi Muhammad Anwar: Sir, it is a very important matter. I say this financial autonomy would not come through court fee. On one hand every day Prime Minister says, he is for Sharia, Quran, Sunnah. In Quran, Sunnah, it is the duty of the State, a litigant, public has not to pay. A person to get the justice in Islam has not to pay. If you talk of Islam then you have to abandon this court fee. What is the court fee? In Islam you have not to pay. In Islam it is the duty of State to administer justice to everybody irrespective to his status or anything else. So, the court fee will not come in. The financial autonomy.......

جناب چیئرمین: بہرحال اس پر اجتہاد کی ضرورت ہے میرے خیال میں۔

قاضی محمد انور: جناب وہ اجتہاد کریں گے ۔ اجتہاد تو اجماع امت ہوگا۔ اجتہاد کی
بھی قسمیں ہیں ۔ Sir, who will do the Ijtihad? In Islam Ijtihad is done by the
Mujtahid Fiddin مجتہد فی مسائل، there are different kinds that whether a politician.

جناب چیئرمین: تو سوال آپ کرلیں کیونکہ وقت اب ختم ہو رہا ہے۔

Qazi Muhammad Anwar: Sir, the Government is failing in discharging its duty by giving the financial autonomy to the Superior Judiciary, even now. This is the mandate of the Constitution. Sir, the Government is failing to perform its constitutional duty.

Mr. Chairman: O.K. So, you are saying that the Government is

failing in executing by not providing financial autonomy. Yes, Law Minister sahib.

Mr. Khalid Anwar: Sir, so far as the reference to the Constitutional mandate is concerned, reference has been made to Article 175 of the Constitution. I read that out sir, for the benefit of other members, Qazi Sahib, of course, is fully aware of the contents of the Article.

" 175. (1) There shall be a Supreme Court of Pakistan, a High Court for each Province and such other courts as may be established by law.

(2) No court shall have any jurisdiction save as is or may be conferred on it by the Constitution or by or under any law.

(3) The Judiciary shall be separated progressively from the Executive within [fourteen] years from the commencing day."

Now the language does not refer explicitly to money at all. It does not talk about the budget, it does not talk about the fund, it does not talk about court fee. There is no reference to any of these acts at all but in principle, I subscribe to what the honourable Senator has said and we will try and evolve the solution.

Mr. Chairman: OK. Next Question No.120, Bashir Matta Sahib.

*120. **Mr. Bashir Ahmad Matta:** Will the Minister for Communications be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to make appropriate use of the steel structure of the old Harro Bridge on the main trunk road?

Raja Nadir Pervaiz Khan: Yes, the old Harro Bridge on G.T. Road is about 100 years old steel bridge and it has been decided that the old steel structure will be auctioned through advertisement in the press.

جناب بشیر احمد مٹھ۔ جناب اس میں will be auctioned لکھا ہے تو will be کب ہو گا۔

جناب چیئرمین۔ جی وزیر صاحب۔

راجہ نادر پرویز خان۔ جناب والا! یہ ہرو کے اوپر جو bridge ہے یہ تقریباً سو سال پرانا ہے۔ گورنمنٹ نے پہلے یہ فیصلہ کیا تھا کہ اس کو NHA کے حوالے کیا جائے as a national monument or something else پھر یہ فیصلہ کیا گیا کہ اس کو بیچ دیا جائے ۔ پھر tenders کے لئے کہا گیا' پچھلے سال offers آئیں جس میں دو کمپنیاں تھیں۔ ان میں سے ایک کمپنی جس نے bid دی تھی وہ بھاگ گئی ۔ انہوں نے جو 1/4th deposit کروانا تھا according to agreement وہ نہیں کیا that is about 27 million or something اور اب کوشش ہے کہ اس کے اوپر دوبارہ advertisement دی جائے ۔ بھاگنے والی کمپنی کی 2.5 million کی رقم جو سکیورٹی کے طور پر تھی وہ بھی forfeit کر لی گئی ۔ اب کیوں کہ دوسرا bridge بن چکا ہے it will not be taken by company as scrap, it is solid steel اور یہاں پر جو steel استعمال ہوا ہے وہ باہر سے import کیا گیا تھا۔ اگر معزز ممبر کی کوئی useful suggestion ہے تو انشاء اللہ اس پر غور بھی کیا جا سکتا ہے۔

جناب بشیر احمد مٹھ۔ جناب والا ! میں ان کے جواب کو appreciate کرتا ہوں ۔ میں نے یہ سوال اس لئے کیا تھا Sir, I just asked the precised supplementary because he had given a positive answer but then he went into the history. اس میں میں نے لکھا تھا کہ is there any proposal under consideration of the Government to make appropriate use تو جو بھی use ہے

Government should know what use to make of this structure. I was incited to make this question because I see this bridge which has now become disused. So, I thought it will just get rusted away and it will just disappear or some people will chop it off and like the electricity poles which are being taken away, people will take it away. So, I put the question, if they want to make any appropriate

use of it. Now it is not necessary that I say that it should be put to auction but they said it, may it will be advisable to put it to auction. So, then I said, when it will be? So, he does not even know about it. What I want is that it should not be lost through neglect and it should not disappear and it will be a loss to the exchequer of the country. So, I just wanted to put it to the attention of the Ministers, so that they should remember it, may be they have forgotten it. We travel through this road, so I just wanted to remind them. I am sure that the Minister is very competent and he will take care of disposing it of in a way which is beneficial to the country.

Mr. Chairman: Yes, Minister for Communication.

Raja Nadir Pervaiz Khan: Sir, we definitely, as far as this bridge is concerned, it is of no use to us. So, the only answer is, auction it.

پہلے ہم نے ایک دفعہ try کی، دوبارہ auction کے لئے ہم advertisement کر رہے ہیں۔ یہ نہیں ہے کہ ہم بھول گئے ہیں یا اس کا علم نہیں ہے ۔ انشاء اللہ اس کی advertisement دسمبر میں ہو گی اور

if the honourable member is interested to make bid for that, we will consider him.

Mr. Chairman: Next Question No.121, Bashir Matta Sahib.

*121. Mr. Bashir Ahmad Matta : Will the Minister for Communications pleased to state :

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to accelerate the construction of the overhead bridge on G.T. road at the Railway crossing, Burhan ; and

(b) the time by which the said work will be completed ?

Raja Nadir Pervaiz Khan : (a) Yes.

(b) Burhan Rail Overhead bridge will be completed and opened to traffic June, 1999.

جناب بشیر احمد مٹھ۔ جناب والا! اس میں تو انہوں نے کہہ دیا ہے کہ یہ جون تک کھل جائے گا۔ یہ تو پہلے وزیر نہیں تھے لیکن کم از کم نو سال سے جس صورت میں، میں اس کو دیکھ رہا ہوں تقریباً اسی صورت میں ہے as if somebody has by magic frozen it in that state تو ابھی اچھا ہے کہ یہ آ گئے ہیں اگر مہربانی کر کے توجہ فرمائیں تاکہ وہ کہیں بنتے بنتے ہی پگھل نہ جائے۔ اچھا ہے اگر 1999ء تک ہو جائے it will be a miracle in my opinion

Mr. Chairman: He will make sure now that it will complete.

Raja Nadir Pervaiz Khan: That team of Chinese

جو contractors تھے totally they have changed, we have met with Chinese Ambassador, the Secretary even myself اور اس ٹیم کو واپس بھیج دیا ہے۔ جن کی سستی یا نااہلی کی وجہ سے یہاں delay ہوئی۔ and there were certain constraints as far as the funds are concerned ابھی نیا manager ہے he is there تین experts ان کے پہنچ چکے ہیں۔ اور یہ انشاء اللہ جیسے ہم نے date دی ہے ضرور بنے گا۔ میں بھی travel کرتا ہوں۔ مٹھ صاحب بھی travel کرتے ہیں۔ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ اس میں کوئی delay ہو رہی ہے یا سستی ہے۔ یہ بتائیں میں ان کے ساتھ وہاں جانے کے لئے تیار ہوں۔

جناب چیئرمین: جی مسعود کوثر صاحب۔

سید مسعود کوثر: جناب موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کیونکہ bridges کی بات ہو رہی ہے۔ جناب وزیر صاحب کو معلوم ہو گا کہ پنجاب اور فرنٹیئر کو ملانے والا ایک اور bridge خوشحال گڑھ پہ ہے۔ وہ بھی کوئی سو سال سے زیادہ پرانا ہے۔ تو کیا یہ مہربانی کریں گے کہ کیا کوئی ایسی proposal under consideration ہے کہ اس کو replace کیا جائے یا اس کو repair کیا جائے کیونکہ وہ بڑی خطرناک صورتحال میں ہے۔

Mr. Chairman: Minister for Communications.

Raja Nadir Pervaiz Khan: Sir, definitely proposal from Kotary ہے۔ جو M-55 ہے کوہاٹ سے ملا رہے ہیں اور اسے پشاور تک لے جا رہے ہیں۔ لیکن اس منصوبے میں جناب bridge کی جگہ منصوبہ ہے because it is a very old bridge جیسے کوثر صاحب نے کہا۔ گورنمنٹ کا پلان ہے کہ جو پنجاب اور فرنٹیئر ملا رہا ہے خوشحال گڑھ پل اسے پھر سے بنایا جائے۔ I have been travelling because I have served in Kohat یہ واقعی پرانا bridge ہے اور problem یہ ہوتی ہے کہ جو لمبی گاڑیاں ہیں، جو ٹرالر ہوتے ہیں they cannot enter in that bridge because اس کے جو out gate or in gate ہیں وہ چھوٹے ہیں۔ اسی طرح we have the same problem on Attock Bridge also ابھی وہاں نیا bridge بن گیا ہے۔ اسی طرح we have a plan for that sir, لیکن I cannot give you definite date کہ کب تک شروع کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی میرا خیال ہے اب آگے چلتے ہیں۔ last question No.122

*122. **Mr. Anwar Kamal Khan Marwat** : Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) whether it is a fact that Islamabad-Lahore section of Motorway (M-2) was completed about a year ago ;

(b) whether it is also a fact that a portion of the motorway that is the third lane used by heavy vehicles has been completely eroded and the upper surface has been stripped of near the salt ranges, if so, its reasons and the details of the demage caused ; and

(c) whether the said portion of the motorway will be repaired by the HNA or DAEWOO?

Raja Nadir Pervaiz Khan : (a) Yes, Lahore-Islamabad Section of Motorway (M-2) was completed and opened to traffic on 26th November, 1997.

(b) Some parts of outer lane in Salt Range has shown some sign of

erosion due to heavy vehicles plying on steep gradients. However, this is not true that outer lane has been completely eroded due to which upper surface has been stripped off. In fact upper surface has been stripped off by the contractor for necessary repair works. M/s Daewoo has started rectification works without any cost to NHA.

(c) Since motorway is under mainenance period. Repair work will be carried out by M/s Daewoo.

Mr. Chairman : Supplementary question.

حاجی جاوید اقبال عباسی: میرا supplementary سوال یہ ہے کہ جو موٹروے بنا ہے اسے مکمل ہوئے ایک سال بھی نہیں ہوا اور یہ خراب ہونا شروع ہو گیا ہے۔ آیا حکومت نے ڈائیوو کے ساتھ کوئی ایسا معاہدہ کیا ہے کہ کب تک وہ اسے ٹھیک کرتی رہے گی؟

Mr. Chairman: Minister for Communications.

راجہ نادر پرویز خان: جناب جو defects یا deterioration ہوئی ہے۔ that is mainly in the salt range یہ تقریباً دس کلو میٹر کا علاقہ ہے جس میں یہ ہوا ہے۔ اس کی وجوہات کیوں کہ there was no check on the heavy vehicles کیوں کہ وہاں turnings sharp تھیں۔ اس کی وجہ سے گاڑیاں slow چلتی تھیں اور weight of the vehicles and the tyre pressure کی وجہ سے سائڈوں سے زمین نیچے جانی شروع ہو گئی اور سنٹر سے سڑک خراب ہوئی۔ NHA اس کی payment نہیں کرتی۔ جتنا repair work ہو رہا ہے۔ this is being paid by the Daewoo according to the agreement اور یہ نومبر تک ہے۔ جتنی بھی خرابیاں ہوں گی اس کو وہ خود ٹھیک کریں گے۔ latest انہوں نے یہ کیا ہے کہ تیسری جو لین ہے جہاں سے heavy vehicles گزرتی ہیں۔ اس کو وہ concrete کے ساتھ اور سٹیل کے ساتھ ٹھیک کر رہے ہیں اور اس کے shoulders کو ہم پختہ کر رہے ہیں۔ as of a strong road۔ تیسری یہ کر رہے ہیں۔ پہلے ہمارے پاس weigher stations نہیں تھے۔ ابھی ہم نے weigher stations لیئے ہیں۔ ہر inter-section پہ یہ رکھ رہے ہیں۔ ہمارے پاس چھ weigher stations ہیں تا کہ ان

گاڑیوں کو جو تقریباً آٹھ ٹن کی گاڑی ہونی چاہیئے۔ وہ پچیس میں جا رہی ہے۔ جس کا دس ہونا چاہیئے اس کا تیس جا رہا ہے۔ جو پندرہ کی ہے وہ چالیس ٹن پہ جا رہی ہے۔ اسے چیک کریں گے اور باقاعدہ heavy vehicles کو fine بھی ہو گا۔

جناب چیئرمین : جی مولانا فضل محمد صاحب نے کوئی سوال نہیں پوچھا۔جی فرمائیے۔

حافظ فضل محمد : وزیر موصوف کو جو معلومات ہیں مجھے یہ علم نہیں ہے کہ وہ ان کی اپنی ہیں یا ان کو فراہم کی گئیں ہیں۔ دس تاریخ کو میں یہاں سے موٹروے پر رائے ونڈ گیا اور وہاں سے واپس بھی آیا۔ کلر کہار سے تھوڑا آگے سے لے کر اسلام آباد تک کی موٹر وے اور وہاں سے لاہور تک۔ یعنی بالکل یہ نظر نہیں آرہا ہے کہ یہ موٹر وے ہے یا کیا ہے اور اس پہ جو تارکول استعمال ہوا ہے وہ بالکل ایسے ہے جیسے زمین کا رنگ ہے۔ وہاں سے آگے اس کی حالت کچھ اچھی ہے اور یہاں جو وزیر موصوف فرما رہے ہیں کے صرف دس کلومیٹر میں یہ معاملہ ہے۔ ایسے نہیں ہے۔ اس پوری پارلیمنٹ کے سامنے یہ ضمانت ہے کہ میں سو کلو میٹر کو اس طرح ثابت کرتا ہوں ۔ دونوں طرف کی جو درمیانی لائن ہے یہ مکمل طور پر خراب ہے۔ یعنی بالکل ٹکڑے بھی نظر آتے ہیں۔

اب جناب دوسری بھی بن رہی ہے اسلام آباد پشاور کے لئے ' اس کے بارے میں کیا انہوں نے کمپنی سے اس قسم کی ضمانت لی ہے کہ آئندہ کے لئے ایسا نہ ہو۔ اور اس کے بارے میں وہ کچھ علاقے ہیں کہ جہاں کناروں پہ کام ہورہا ہے۔ یعنی اصل بات ہے کہ دونوں طرف سے جو درمیانی لائن ہے ' اسلام آباد سے تقریباً کچھ فاصلے سے لےکر کلرکہار سے بھی آگے تک' یہ مکمل ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے تو کیا انہوں نے درمیانی والی لائن کے لئے کمپنی سے رجوع کیا ہے اور آئندہ کے لئے جو بن رہی ہے اس کے بارے میں بھی بتائیں۔

راجہ نادر پرویز خان : جناب میں ہفتے میں ایک دو دفعہ موٹر وے پر سفرکرتا ہوں ۔ میں نے سالٹ رینج کا نام لیا ہے انہوں نے کلر کہار کی بات کی ہے' جگہ وہی ہے۔ اور ڈائیوو کمپنی committed ہے according to the agreement کہ وہ جتنے deterioration یا defects اس پر آئے ہیں اس کو وہ ٹھیک کرے گی at their own expenses اسی سال نومبر تک ۔ ایک سال کا contract تھا۔ باقی جو موٹر وے ہے جناب it can be compared to any

international standard of motorways ۔جہاں پر یہ defects آئے ہیں اس کی وجوہات میں نے پہلے عرض کی ہیں اور جیسے میرے honourable member نے کہا جو M-I بن رہی ہے اسلام آباد سے پشاور یا M-3 بن رہی ہے from Pindi Bhattian to Faisalabad یا M-9 بن رہی ہے from Karachi to Hyderabad ہماری کوشش ہے کہ یہ defects ان میں دوبارہ نہ دھرائی جائیں۔

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Chairman: It is the end of Question Hour. Leave applications.

جناب سرانجام صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر پانچ اور چھ نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے اسلئے انہوں نے ایوان سے ان تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: مولانا محمد عبد الستار خان نیازی نے اپنے چچا زاد بھائی کی وفات کے باعث بارہ اورتیرہ نومبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جناب انور خان درانی صاحب نے علالت کی بنا پر بارہ اور تیرہ نومبر کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: عبدالصمد ڈوگر صاحب علالت کی بنا پر بارہ اور تیرہ نومبر کو ایوان میں حاضر نہیں ہوسکے۔ انہوں نے ان تاریخوں کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، عبدالحئی بلوچ صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر تین تا چھ نومبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے۔ انہوں نے ان تاریخوں کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا

آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ، اب کیا کرنا ہے جی - Ordinance to be laid لاءمنسٹر صاحب ordinance lay کر دیں جی۔

LAYING OF ORDINANCE

Mr. Khalid Anwar : Sir, I beg to lay the Contempt of Court Ordinance (X of 1989).

(ii) The Pakistan Fish Inspection and Quality Control (Amendment) Ordinance, 1998 (XI of 1998).

Mr. Chairman : Ordinance stands laid.

جناب چیئرمین ، اب کیا ہے جی Adjournment Motion on imposition of Governor's Rule.

POINTS OF ORDER

I) RE: FEDERAL GOVERNMENT ATTITUDE TOWARDS SINDH

Mian Raza Rabbani : Point of order Sir.

جناب چیئرمین ، جی فرمائیے۔

Mian Raza Rabbani : Sir, I really do not know from where to begin and where to end because it is a never ending tail . As far as the usurpation of the rights of the province of Sindh are concerned but it is, I think , a matter of

great shame which I have to say on the floor of this House and I am duty bound because it is happening to my constituency. They have elected me, they have sent me here to represent the province in their interests and it is a matter of shame that after the amending order was passed in the darkness of the night, a night before, the Sindh Assembly did meet today in the Hall of the Sindh Assembly and business was carried on but what is shameful and I think the Head of this Government should hang in shame that after the Assembly sat, the KESC was instructed to cut off the power supply to the Sindh Assembly. Sir, this is an act which needs to be deplored in the strongest possible terms. This is an act which has exposed the claim of this Government that it believes in parliamentary accountability. This is an act which has shown the fascist tendencies that this Government has. This is an act which has once again proved that this Government is not willing to bow before the elected representatives or before the power of public opinion.

First of all sir, we have already discussed yesterday and I will burden you with that question again that we believe the amending order that was issued was illegal and unconstitutional.

Mr. Chairman: That was dicussed yesterday.

Mian Raza Rabbani: That was discussed yesterday, I am not going to go into that. I will just suffice to say it to this extent but the act which has followed today, I think perhaps in any Bannana Republic also, perhaps even during the worst stages of the break-up of the Soviet Union, you cannot find an occasion where the electricity of a House, elected by the people of Sindh, has been cut off to prevent that House from meeting. Not only that sir, but in a

systematic manner, an ethnic cleansing of the genuine leadership of the people of Sindh is also taking place and once again, we alrelady have the statement of the honourable Law Minister on record , where he lets the cat out of the bag immediately after the imposition of the Governor's Rule . He said that we will be going in for fresh elections in the province of Sindh.

In order to have their own government, in order to manipulate a government of the PML (N) , they have started a systematic campaign whereby two MPAs of the Pakistan Peoples Party , within a short span of three days , have been disqualified - one being the Deputy Leader of the Opposition , Mir Munawar and the other being Mr. Munawar Ali Talpur . They have been disqualified and on what charges , I will not go into that? I will not go into that, sir. I said that this is a systematic campaign and on similar charges of allotment of plots , for four thousand plots have been allotted by the Ptrime Minister which is a matter of record and he continues to be the Prime Minister. There is no reference which is pending against him on that account but for the allotment of a single plot , was the signing of a single summary on which recommendation came from Bilour , the deputy Leader of the Opposition in the Sindh Assembly has been disqualified.

So, we would like to make this abundantly clear that the combined opposition in the Senate takes a very strong view of the manner in which the Government is dealing with the Provincial Assembly of Sindh . We want to make it abundantly clear that the Federal Government will not be allowed to trample on the rights of the people and the Province of Sindh and the Provincial Assembly of Sindh and as a mark of protest against the amending order by virtue of which the office of the Speaker , for the first time in parliaemntary history ,

has been suspended, by virtue of which the functioning of the Provincial Assembly has been brought to knot, the combined Opposition in the Senate stages a token walk out, sir.

(At this moment the Opposition walked out)

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ میرا خیال ہے پہلے وزیر صاحب جواب دے دیں پھر بات آگے چلے گی۔

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب اجلاس بھی انہوں نے ہی requisite کیا ہے اور خود ہی walkout کرتے ہیں تو آپ adjourn کردیں۔

جناب چیئرمین۔ بہرحال پوچھتے ہیں یہ بھی ان کا ایک سیاسی احتجاج ہے۔ جی وٹو صاحب۔

(اس مرحلے پر اپوزیشن ایوان میں واپس آگئی)

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ جناب والا، ہمارے فاضل دوستوں نے points of order پر جو مسائل اٹھائے ہیں کہ ۱۰ نومبر کے آرڈر میں ترمیم کی ہے۔ ان کے کہنے کے مطابق یہ خلاف قانون اور آئین ہے اور بہت سے اعتراضات کئے گئے ہیں۔

(مداخلت)

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ آج والے point of order کا تو ہمیں پتہ نہیں ہے کہ کیا ہے۔ بہرحال کل والے کا جواب دے دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ آج والا تو ہے کہ کہتے ہیں کہ بجلی کاٹی گئی ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ آج والے کے بارے ہم ابھی اطلاع لیں گے اور کل اس ایوان میں پیش کر دیں گے۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ لیکن جو انہوں نے کل جہاں ختم کیا تھا اس کے جواب

کے طور پر میں کہتا ہوں ۔ میں جناب والا ، آپ کی خدمت میں تین چیزیں پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ پہلے whether this is valid point of order according to the rules اور دوسرا میں عرض کروں گا whether the amendment of the order is ultra vires of the constitution and unconstiutional اس پر میں عرض کروں گا اور تیسرا میں یہ عرض کروں گا کہ کیا ایسے important constitutional matters کے بارے میں point of order پر decisions لئے جا سکتے ہیں یا دیئے جانے مناسب ہوں گے ۔ یہ میں تین چیزیں پیش کروں گا۔

میں آپ کی توجہ Rule 215 کی طرف دلاؤں گا ۔

a point of order shall relate to the interpretation or enforcement of these rules or such articles which regulate the business of the Senate and shall raise a question which is within the cognizance of the Chairman. Of course, there is no point about the interpretation or enforcement of these rules or the articles of the constitution which regulate the business of this House, or then the second rule is sub rule 2, that the point of order may be raised in relation to the business before the Senate every moment. So

ان دونوں sub rules کے تحت point of order نہیں بنتا۔

جناب چیئرمین۔ substance کی بات پر آئیں جی۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو ۔ یہ نہیں بنتا پہلی بات ہے ۔ اب جناب والا ، انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ یہ constitution کے against ہے ۔ میں سب سے پہلے تو یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب ہم constitution کی بات کرتے ہیں تو ہم اس کے آرٹیکل 1- سے لے کر آرٹیکل ۲۸۰ تک اور سارے اس کے شیڈول اور سارے اس کے annexures کو ساتھ گنتے ہیں ، اس میں شامل کرتے ہیں اور اس کا حصہ سمجھتے ہیں۔ اسی آئین کا حصہ ہے جناب آرٹیکل ۲۳۲، اور آرٹیکل ۲۳۲ کے تحت ہی ۲۸ مئی کو ایمرجنسی کی proclamation کی گئی۔ وہ proclamation مشترکہ اجلاس میں پیش ہوا ۔ جس میں اس معزز ایوان کے ارکان بھی شامل ہیں اور مشترکہ اجلاس میں وہ declaration ، proclamation کو منظور کیا گیا ، کنفرم کیا گیا۔ اس کے بعد پھر سپریم کورٹ

میں چیلنج کیا گیا اور سپریم کورٹ نے بھی proclamation جو ایمرجنسی کا تھا ۔ اس کو uphold کیاتو گویا ۲۳۲ کا جو آرٹیکل ہے اس کے تحت جتنے اقدامات کئے گئے ہیں مشترکہ اجلاس میں دونوں ہاؤسز نے اس کو منظور کیا ہے اور Joint sitting کی اکثریت نے اس کو منظور کیا ہے اور پھر سپریم کورٹ نے بھی اس کو منظور کیا ہے۔ جناب! یہ آج کی پوزیشن ہے ۔ جس وقت ۔ ۳ ۱ کتوبر کو جو آرڈر جاری ہوا اور اب جو آرڈر جاری ہوا ہے اور اس کی جناب! صورت کیا ہے ۔ جناب والا! وہ آرڈر جاری ہوا ہے ۲۳۲ کی کلاز (۲) کی (ج) میں لیکن اس سے پہلے میں یہ عرض کر دوں کہ کلاز (۱) میں گویا یہ منظور ہوگیا ہے کہ

if the President is satisfied that a grave emergency exists in which the security of Pakistan or any party thereof is threatened by war or external aggression or by internal disturbance beyond the powers of the Province to control, he may issue a proclamation

یہ جو آخری حصہ ہے جناب! اس کے مطابق مشترکہ اجلاس میں اور سپریم کورٹ کی طرف سے بھی منظور ہو گیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جناب! یہ جو proclamation ایشو ہوا تھا ' اس کی کاپی آپ کے پاس ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب ! اس وقت میرے پاس اس کی کاپی نہیں ہے لیکن آرڈر کی کاپی میرے پاس ہے ۔ آپ ملاحظہ فرمالیں۔ اس کی یہی wording ہے ۔

جناب چیئرمین۔ آپ ۲۸ مئی والی مجھے دیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! اب میں عرض کروں ۔

جناب چیئرمین۔ جی آپ فرمائیں ۔ اچھا ٹھیک ہے ۔ disturbances کا ذکر ہے ۔صفدر صاحب اس پر بعد میں بات کریں گے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی ۔ان کی سب تقریریں ملاحظہ کرلیں۔ ان کو نوٹ کرلیں کہ انہوں نے بعد میں کیا فرمایا تھا۔

جناب چیئرمین۔ میں بعد میں سن لوں گا لیکن میں یہ نوٹ کرنا چاہ رہا تھا کہ internal disturbances کا ذکر ہے in the major proclamation or not

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ ہے جناب۔ اس میں ہے۔

چوہدری اعتراز احسن۔جناب والا! انہوں نے آپ تک نامکمل آرڈر پہنچائے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جناب! آپ بعد میں کر لیں۔

چوہدری اعتراز احسن۔ جناب! میں بتا رہا ہوں کہ یہ آرڈر نامکمل آرڈر ہے، آپ کے سامنے۔ مجھے دے دیں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں ٹھیک ہے۔میں پہلے ان کی بات سن لوں پھر آپ کی بات سن لیتا ہوں۔

چوہدری اعتراز احسن۔ جناب! میں آپ کو اتنا بتا رہا ہوں کہ آج کی جو صورت حال ہے۔ I will show to all House کرنا چاہیے وزرا کو اور آپ کو properly instruct آپ کو جو آرڈر دیا ہے that is not the complete order اس کے بعد I will take that as a point of privilege

جناب چیئرمین۔ اس کے بعد سہی۔پہلے ان کی بات تو سن لیں۔ انہوں نے مجھے ۳۰ اکتوبر کا آرڈر دیا ہے۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ جناب والا! سب کلاز (۲) جو ہے ۲۳۲ کی۔ اس کی (ج) میں ۔۔وہ میں آپ کی اجازت سے آپ کی خدمت میں پڑھنا چاہوں گا۔

" The Federal Government, may by order, assume to itself or direct the Governor of the Province to assume on behalf of the Federal Government all or any of the functions of the Government of the Province and all or any of the powers vested in or exerciseable by any body or authority in the province other than the provincial assembly." So all other powers can be acquired by the governor for the purposes of this article but not the powers of the provincial assembly. Sir, I will

point out here that it is only that the powers of the provincial assembly cannot be acquired by the governor. It cannot be assumed by the Federal Government or the Governor but otherwise the situation is

اور اس سے آگے میں تھوڑا سا آپ کی اجازت سے پڑھوں گا۔

"And make such incidental and consequential provisions as appeared to the Federal Government to be necessary or desirable for giving effect to the objects of the Proclamation including provisions for suspending in whole or in part , the operation of any provision of the Contitution relating to any body or authority in the province."

اب جناب والا! جو ترمیم ہوئی ہے original 30th October کے آرڈر کی وہ اس provision میں ہوئی ۔اس کے بارے میں یہاں واضح طور پر اختیارات موجود ہیں کہ اگرچہ گورنر کو فیڈرل گورنمنٹ یہ نہیں کہہ سکتی کہ صوبائی اسمبلی کے وہ اختیارات assume کرلیں لیکن Proclamation یہ لفظ جناب نوٹ فرمائیں گے کہ Proclamation ہے کہ proclamation کے objects کو پورا کرنے کے لئے اگر ضرورت پیش آئے تو آئین کی Provision کو بھی suspend کیا جاسکتا ہے۔ تو یہ آئین کے عین مطابق ہے یہ جو ترمیم ہے جس کے مطابق 53 کا (3) اور 54 کا (3) اور 127 اس کو suspend کیا گیا ہے وہ جناب والا! جو consequential اور last ہے۔ اس کا پورشن اس میں آتا ہے اور اس کے مطابق یہ Constitution میں اختیار موجود ہے۔ اب جس چیز کا اختیار Constitution میں موجود ہے آرٹیکل 232 میں موجود ہے۔ اس کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ آئین کے خلاف ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ آئین کے ساتھ بھی ایک طرح سے زیادتی ہے ۔ گویا آئین کے حصے کو آئین سے باہر کر کے باقی چیزوں کو بنیاد بنا کر دلیل پیش کرنا کہ یہ آئین کے خلاف ہے ۔جناب والا! یہ تو 232 میں واضح طور پر اختیارات موجود ہیں اور ان اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے یہ جو اس وقت ترمیم ہوئی ہے 10 تاریخ کو وہ اس کے مطابق کی گئی ہے ۔وہ عین آئین کے مطابق ہے اور اس وقت میں اس لمبی بحث میں نہیں جاتا لیکن یہ واضح ہے کہ 232 کے تحت ایمرجنسی کی proclamation بھی موجود ہے، approved موجود ہے، اس پر کوئی قدغن نہیں ہے، اس پر کوئی پابندی نہیں ہے اور اس کی روشنی میں جناب والا! یہ

اختیارات موجود ہیں اور قانون اور آئین کے مطابق یہ جو ترمیم ہے یہ درست ہے۔

میں تیسری بات یہ عرض کروں گا کہ جناب والا! ایسے جو اہم مسائل ہوں یہ اگر اس کے بارے میں کوئی authoritative judgement لینا چاہیں، کوئی شخص بھی لینا چاہے تو اس کے لئے proper فورم میں یہ عرض کروں گا کہ شاید یہ معزز ایوان نہیں ہے ۔ترمیم وہ لا سکتے ہیں constitution کی ترمیم لا سکتے ہیں لیکن جو constitution موجود ہے اس کی interpretation کے لئے فائنل اتھارٹی شاید ہم نہیں ہیں۔ اس کے لئے فائنل اتھارٹی ہمارے آئین کے مطابق عدالتیں ہیں اور وہی اس سلسلے میں اس کا فیصلہ کر سکتے ہیں ۔میں ان معروضات کے ساتھ یہ عرض کروں گا کہ یہ point of order جو ہے یہ valid نہیں ہے اسے out of order قرار دیا جائے ۔

چوتھا جو اس وقت آج جو انہوں نے فرمایا ہے اسمبلی کے اجلاس کے بارے میں یا باقی چیزوں کے بارے میں اس کے بارے میں، مجھے کوئی اطلاع نہیں ہے ۔میں اس کے بارے میں اطلاع لے کر کل اس معزز ایوان کو مطلع کر دوں گا۔

جناب چیئرمین - اعتراز احسن صاحب۔

چوہدری اعتراز احسن - جناب چیئرمین !

(مداخلت)

جناب چیئرمین - جی اعتراز احسن Please order in the House جی جناب۔

II) RE: NOTIFICATION CURTAILING THE POWERS OF GOVERNOR IN SINDH

چوہدری اعتراز احسن - جناب چیئرمین !سرکار نے جو کچھ آرٹیکل 232 کے تحت کیا ہے وہ آج آپ کے سامنے ایک نہ ایک شکل میں آیا وہ نکتہ اعتراض ، اس میں وہ جواز تھا ضابطوں کے تحت یا نہیں تھا وہ ایک علیحدہ بحث ہے ۔آپ کے روبرو اور اس ہاؤس کے روبرو محترم فاضل وزیر نے وہ Notification اور وہ order رکھا ہے جو اس وقت تک 232 کے تحت آرڈر ، مکمل آرڈر ہے اور اسی پر انہوں نے اپنی معروضات فرمائی ہیں ۔جناب چیئرمین !شاید فاضل وزیر کے علم میں نہیں ہے یا اگر علم ہے تو انہوں نے دانستہ اس بات کو آپ سے بھی چھپایا ہے، ہاؤس سے

بھی چھپایا ہے اور اگر ایسا ہے تو اس سے ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔ یہ ایک notification آج اس حکومت نے اور جاری کیا ہے۔ فرما رہے ہیں اس کا علم ہی نہیں ہے۔ یہ حکومت کیسے چل رہی ہے فیڈرل گورنمنٹ۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ یہ point of order پر ہی۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب چیئرمین یہ point of privilege ہے۔ میں آپ کو یہ سنسنی خیز آرڈر پڑھ کر سناتا ہوں۔ اس کے تحت گورنر رول لگانے کے بعد گورنر معین الدین حیدر سے بھی اختیارات وفاقی حکومت نے سلب کر لئے ہیں۔

(Shame , Shame)

چوہدری اعتزاز احسن۔ اب گورنر کے کیا اختیارات ہیں دیکھیں وہ بھی وفاقی حکومت نے لے لئے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ پڑھیں کیا لکھا ہوا ہے۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ یہ ہے جناب۔

"to be published in the Gazette of Pakistan Extraordinary.

یہ آج انہوں نے جاری کیا ہے اور نصرت اللہ خان صاحب، ڈپٹی سیکرٹری کے دستخطوں سے یہ جاری ہوا ہے۔

The Government of Pakistan, Islamabad, 12th of November, 1998.

یہ ابھی ہمیں فیکس ملا ہے notification کا۔ No.F.8-1/98.

"In exercise of the powers vested in it under clause (c) of Article 232, sub-Article (2) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, Federal Government is pleased to make and issue the following further orders to the Governor of Sindh."

قطع نظر اس کی انگریزی سے۔

"Notwithstanding any thing contained in any law, rules, regulation or legal instrument." Now, "postings and transfers against the posts specified

below shall require the prior approval of the Federal Government in the Establishment Division".

سندھ پر وفاقی حکومت کا take over ہوگیا ہے اور میں سمجھتا ہوں یہ پنجاب کی جانب سے وفاق کے خلاف کیونکہ یہ ایک بدقسمی سے خالصتاً پنجابی نوعیت کی حکومت ہے کہ یہ صدر اور وزیر اعظم دونوں کیا کر رہے ہیں۔ کون سی پوسٹ۔

"All posts in BPS-20, equivalent and above under the Sindh Government and its attached departments, statutory organizations, autonomous bodies and Establishments etc. and the all posts of Deputy Commissioners and Deputy Superintendents of Police in Sindh. This shall remain valid till such time, this Division's order of even number dated 30th October, 1998 remains in force."

جناب چیئرمین ! اگر وزیر پارلیمانی امور اور The Manager, Printing Corporation of Pakistan Press Islamabad کو یہ بھیجا گیا ہے، اگر یہ وزارت کرنا چاہتے ہیں کہ سندھ میں کیا ہوا ، کیا ان کے علم میں ہے، کیا ان کے علم میں نہیں ہے، انہوں نے فرمایا ان کے علم میں نہیں ہے کہ آج سندھ اسمبلی کی بجلی کاٹ دی گئی۔ میں یہ تسلیم نہیں کرتا مگر چلیئے۔ کیونکہ فاضل وزیر کہہ رہے ہیں ، فرما رہے ہیں تو میں یہ تسلیم کر لیتا ہوں کہ ان کے علم میں نہیں ہے، یہاں سینٹ اس issue پر بحث کر رہا ہے ، اس معاملے پر بحث کر رہا ہے۔ جناب چیئرمین! اتنی آج آپ نے سرزنش کی کہ اول تو وزراء آتے ہیں نہیں، اگر آتے ہیں تو بےخبری کے عالم میں آتے ہیں ، کچھ پتا کر کے نہیں آتے، کوئی اس ایوان کی معاونت یا امداد یا آپ کی معاونت یا امداد کرنے کا قطعاً ان کو یارا نہیں ہے۔ آج کہتے ہیں کہ سندھ میں ، کراچی میں کیا ہوا مجھے معلوم نہیں ہے - یہاں جواب دیں یہاں بحث ہو رہی ہے۔ نمبر دو اگر وہ نہیں جانتے تو وزیر داخلہ بیٹھے ہیں ، تشریف فرما ہیں ، ان کو کم از کم اس بات کا علم ہونا چاہیئے۔

جناب چیئرمین۔ یہ ذرا مجھے اس کی کاپی دے دیں گے۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ جی میں اس کی کاپی دے دیتا ہوں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ خبر نہیں اس حکومت کو کیا ہو گیا ہے۔ کیا انہوں نے سندھ کے ساتھ اعلان جنگ کر

دیا ہے، سندھ پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ قبضہ ہے، صرف حقوق معطل نہیں کئے۔ بھئی گورنر تو آپ کا لگایا ہوا ہے، گورنر تو وفاقی حکومت کا نمائندہ سمجھا جاتا ہے آئین کے تحت اور یہ گورنر وفاقی حکومت کا راہ راست کا نمائندہ ہے۔ ایک لحاظ سے ایک طرح کا وہاں فیڈرل گورنمنٹ کا وائسرائے ہے لیکن اس سے بھی اختیارات لے لئے، کیونکہ وہ صرف ایک ہزار میل دور بیٹھا ہے اور Establishment Divisionجو براہ راست وزیر اعظم کے under ہے۔اس کے اختیارات اس نے لے لئے، سلب کر لئے۔ جناب چیئرمین! ان کو خبر نہیں ہے۔مجھے تو سمجھ نہیں آ رہی، مجھے تو دکھ ہوتا ہے، میں تو حقیقت ہے بالکل baffled ہوں، totally baffled کہ یہ حکومت دانستہ طور پر آئین کو ختم کرنا چاہتی ہے، دانستہ طور پر وفاق کو ختم کرنا چاہتی ہے، دانستہ طور پر یہاں جمہوریت کو ختم کرنا چاہتی ہے۔ اسمبلی ختم کی، اسمبلی کے ممبران پر آپ کے سامنے دروازے بند کر دیئے، اگر دوسرے دن ممبران اسمبلی کے اندر داخل ہو گئے تو آپ نے بجلی بند کر دی۔ آپ سندھ کے ساتھ جنگ کرنا چاہتے ہیں، آپ وفاق کو توڑنا چاہتے ہیں، کیا کرنا چاہتے ہیں۔ اور یہاں آ کر کہتے ہیں کہ ہمیں علم نہیں ہے، ہمیں معلوم نہیں ہے۔ جناب یہ اس ہاؤس میں آ جائیں، میں سمجھتا ہوں کچھ اور دوست اس پر اظہار رائے کرنا چاہتے ہیں۔ خواجہ صاحب کو بھی امید ہے چونکہ یہ وکالت کرتے ہیں۔ گورنمنٹ کے پاس جب اور کوئی وکیل نہیں رہتا تو خواجہ قطب الدین صاحب ہوتے ہیں۔ میں نے کہا خواجہ صاحب بُرے case کی وکالت، وکیل اچھا اور case بُرا۔ میں نے کہا اس سے وکیل کی بھی شہرت خراب ہوتی ہے، آپ کی شہرت بھی خراب ہوئی سب اخباروں نے لکھا۔ خدا کے واسطے خواجہ صاحب آج ہماری وکالت کریں، یہ وقت ہے، آج آپ اپنے صوبے کی وکالت کریں، آج سندھ کی وکالت کریں۔

جناب چیئرمین۔ اب اس چیز پر وٹو صاحب آپ جواب دے سکیں گے کہ نہیں۔

(مداخلت)

میاں رضا ربانی۔ یہ کیا جواب دیں گے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ نہیں نہیں یہ غلط بات ہے، یہ کہنا کہ کیا جواب دیں گے۔ آپ سن لیں ۔ you will not accept this ۔ any body responds to it today یا کل کرنا چاہیں

گے؟ Law Minister, would you like to آج کرنا چاہیں گے ، کل کرنا چاہیں گے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! خود انہوں نے فرمایا ہے کہ انہیں فیکس ابھی موصول ہوا ہے، آج کی تاریخ کا ہے۔ میں نے عرض کیا ابھی تک میرے پاس نہیں آیا اور نہ یہاں کسی صاحب کے پاس ہے۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔ اس کا جواب کل دیں گے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ اونچا بولنے سے کیا ہوتا ہے ؛ اعتزاز صاحب نے بڑے اچھے طریقے سے point put کر دیا ہے ، شور کرنے سے کیا ہوتا ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ کچھ نہیں ہوتا ، وہ کہیں گے کہ جی مچھلی منڈی بن گیا ہے ، کچھ نہیں ہو گا So, he has very effectively put across a point of view in a lawyer like fashion, very effectively اب اس کا جواب آجائے گا۔ جی خٹک صاحب بات کریں۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ جناب چیئرمین صاحب! میں زیادہ تو کچھ کہہ نہیں سکتا اور نہ ہی کہوں گا صرف اتنا کہوں گا کہ وزراء کو علم نہیں ، وزیر قانون اور دیگر وزراء کو علم نہیں ۔ گورنر کے اختیارات بھی گئے اور سب یہاں آ گئے ، سندھ کے اختیارات بھی گئے۔ وفاق کو بھی ختم کیا گیا اور یہ جو بیٹھے ہیں حضرات، نہ معلوم کیوں بیٹھے ہیں۔ ان کو بھی علم نہیں ہے۔ کابینہ ہے اور حکم ہو گیا۔ اس سے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ یہاں نہ کابینہ ہے، نہ حکومت ہے، نہ مشورہ ہے، نہ معلوم کہاں سے خدا کے فضل سے پرندہ آکر کسی کے سر پر بیٹھ جاتا ہے اور حکم لکھنے لگتے ہیں۔ یہ تو افسوس کا مقام ہے۔ آج تو مجھے افسوس اس بات پر ہے کہ اس ملک میں نہ کوئی جمہوریت ہے کیونکہ پارلیمنٹ کو تو پہلے سے بائی پاس کر دیا ہے اور سینٹ کو اشتعال دلا کر ممبران کے ساتھ کچھ تو نہیں کر سکتے۔ اب سوال یہ ہے کہ کابینہ کو بھی علم نہیں۔ گورنر بھی بے اختیار ہے۔ نہ کوئی حکومت ہے اور نہ کوئی نظام ہے، نہ کوئی دستور ہے اور نہ کوئی اخلاق ہے ۔اس لئے اس ہاؤس میں ہم نہیں بیٹھتے۔ ہم واک آؤٹ کرنا چاہتے ہیں اور فیصلہ کرتے ہیں کہ ہم نے کیا کرنا ہے۔

(اس مرحلے پر اپوزیشن کی تمام پارٹیوں نے واک آؤٹ کیا)

جناب چیئرمین : جی جناب مصطفیٰ کمال رضوی صاحب، جی فرمائیں۔

جناب مصطفیٰ کمال رضوی : شکریہ جناب چیئرمین! آپ نے اس وقت بھی یہ کہا تھا کہ وٹو صاحب کے بعد آپ کو یہ فلور دیں گے۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اس وقت جو کچھ بھی سندھ کے اندر ہو رہا ہے، جو بھی کھیل جمہوریت کے ساتھ کھیلا جا رہا ہے۔ وقتاً فوقتاً کچھ نہ کچھ

one step after another is taken by the government, not seeing what would take place in future when they take such steps.

اور کل انہوں نے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے powers suspend کر دیئے۔ اور

they prevented the people, the elected representatives of Urban Sindh to enter the assembly. Which the people of Sindh have voted for such people to go and do justice and do what ever they can for the betterment of the province.

میں یہ کہنا چاہوں گا جناب چیئرمین، کہ وقتاً فوقتاً سندھ کے ساتھ جو ناانصافیاں ہو رہی ہیں۔ ایک دوسرے کے بعد ہو رہی ہیں۔ جو ہمارے دوست ہیں۔

without seeing what will happen in the future, when they take such steps. If they want to colonise Sindh, I say yesterday also that is the bigger province

اگر بڑا بھائی powers usurp کرنا چاہتا ہے۔ they want to take away every thing which the smaller provinces have. This is unjustified. اور میں ریکارڈ پر لے کر آنا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے بھی جب واک آؤٹ کیا تھا، وہ اپنے بھائیوں کے اوپر میں کہنا چاہوں گا کہ I had walked out at MQM independent opposition. اپوزیشن بینچز پر ہم بیٹھے ہوئے ہیں۔ not on the combined opposition benches کے ساتھ ہیں۔ اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ MQM on its own, I had walked out before میں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ MQM نے اس وقت یہ show کیا کہ we are against what is happening with the democratic institutions of Sindh سندھ کی جو پاورز ہیں اس طرح آپ لے رہے ہیں۔ this is not in the interest of the country میں دوبارہ واک آؤٹ کرنا چاہتا ہوں۔ as MQM's political party.

جناب چیئرمین : اچھا یہ جو گورنر رولز پر بحث ہو رہی ہے۔ اس میں آپ حصہ لیں گے یا پہلے واک آؤٹ کریں۔

جناب مصطفیٰ کمال رضوی: کہ اس وقت بھی جو میں نے واک آؤٹ کیا تھا۔

I had done as MQM on the opposition benches and again I would go out because whatever is being done by Sindh, it is unfair that the bigger province of Punjab is usurping the rights of the people of Sindh. I walk out as MQM independent opposition benches. Thank you very much.

جناب چیئرمین: اب منسٹر صاحب کیا کرنا ہے۔

So this House is adjourned to meet again tomorrow at 10.00 a.m.

[The House was then adjourned to meet again at ten o'clock in the morning on Friday, the 13th of November, 1998.]